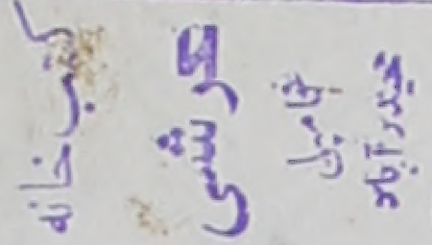


1229.

أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّكَ يَا سَيِّدَ قُلُوبِنَا
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا
وَمَوْلَانَا وَوَلِيِّنَا

بِأَقْبَامِ سَيِّدِ مُحَمَّدٍ عَلِيٍّ عَفِيَ عَنْهُ
وَحُزْنِي مَعْنِي مُبْدِي حَلِيَّةٍ طَهَّرَ بِهَا



ARSHI
LIBRARY
Nampally,
Hyd-A. P.

قلم کی طرح خاک پر رکھیں
 بنایا ہی گلشت لوح و قلم
 ہی سیراب و شاداب گلزار کرین
 ہوئی ہمدن گوہر تاناک
 کیا گوہر اخیاب و ہر رنگ
 و طعاب ہے انواع نقشین بدیع
 مطرز بلون بنقش و نگار
 ہر یک گل میں نہان ایسی ہی
 نگارندہ و فیر برگ گل

فی ملک الملک
 زمین تا فلک
 یک روز با بی
 یک قدرت
 یک یمن
 غطبت و قدرت
 بی قائم

کتاب فی التفسیر
تفسیر القرآن مجلد اول

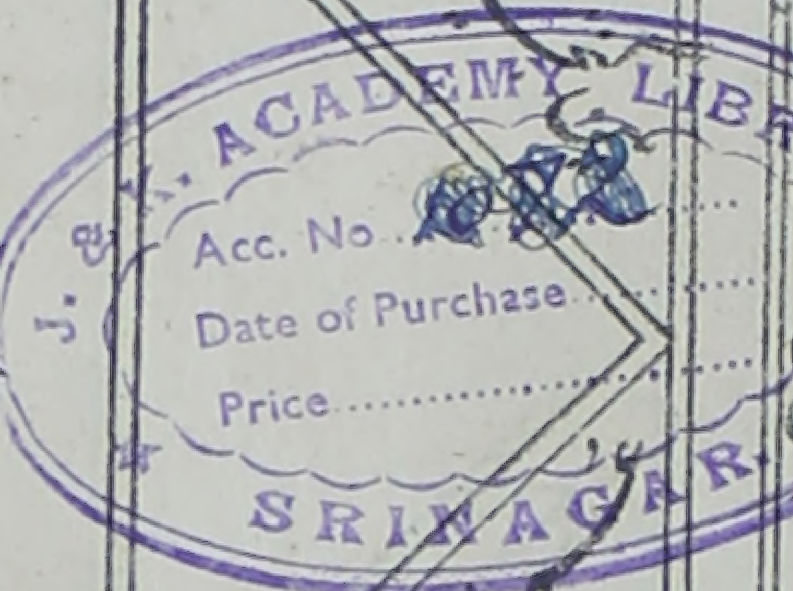
ہی فاست اسکی دانائے سیر
 جہان تا جہان عالم نیک و شرت
 قلم جسطرح اسکا جریاں ہے
 نہ واقعہ کوئی اس کے ہر کاری
 ہی فاست ہی معترف بالقصود

ہر ایک شئی پہ علم اسکا محیط
 سرِ موند باہر ہے از سرِ پشت
 مخالف ہو کوئی نہ امکان ہے
 نہ آگاہ ہے اس کے اسرار سے
 غرض عجز ہے اصل و فسر شرح

در لغت حضرت رسالت پناہ جملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بنی کون سر و قمر انبیا
 بہار گل بوستان ازل
 مقدس ذات اسکی شمع سبل
 شفیع الراخا تم المرسلین
 عطا حق ہے کراچ اسری الہ سے
 محمد کی مانند حکم میں نہیں
 اے جس طرح چادر کے کمال
 رسولوں کا کردارۃ التاج اے
 نتائج نے گل قلاب توہین کا
 رسالت کے دیوان کا انتخاب
 ہی سترجہ میں عالی ز روح الامین

در قلم سر و قمر انبیا
 بہار گل بوستان ازل
 وہ بھی باعث خلقت و خرویل
 کہ دینوں کا ماسخ ہوا اس کا
 کیا مالک تخت اوحی الہ سے
 نہ پیدا ہوا نہ ہو گا کہین
 کیا شاہد برہم عز و جلال
 کیا سزاوارۃ عروج اس سے
 کیا آفتاب اس کو کوہین کا
 ہوئی اس میں نازل ہی ام الکتاب
 خطاب اس کو ہے رحمۃ العالمین



سیدنا محمد بن عبد اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم
 کی طرف سے
 لکھی گئی
 اس کتاب
 میں
 جو
 کچھ
 ہے
 وہ
 سب
 اللہ
 تعالیٰ
 کا
 فضل
 و
 کرم
 ہے

اور
 اس
 کتاب
 میں
 جو
 کچھ
 ہے
 وہ
 سب
 اللہ
 تعالیٰ
 کا
 فضل
 و
 کرم
 ہے

کہا پھر یوسف نے یون باپ سے
تو دیکھا اپنے بہ چاند سورج کا حال
تے ہیں مثل تپھر کے دونو حموش
میرے حسن میں اور ان میں ہر فرق
کہا جب بہ یوسف نے قصہ تمام
بہت ہو غمناک غش کر گیا
بہت اسٹک آنکھوں سی گئے لگے
کہا پھر بہ یوسف نے لے میرا پ
کہا پھر بہ یعقوب کے خیر ہے
کہا تو نے اسوقت وہ میں جو نہیں
بہت ہی بری خود نامی تو جان
کہا ہی بہ صاحب اشارتے
کہے چار لفظوں کو جو ہر ملا
وہ میں سخن و عندی انا اور لی
سمجھ لو کہ سخن کے معنی ہیں ہم
مڑی آنہ اک اور سب جل گئے
انامین کے معنوں میں ہی جان لو

کہہ ہی عرض سنئے میری آپ سے
کرین سجدہ کے میرے سر کو ڈال
خدا نے دیا ہی مجھے عقل ہوش
بہت بلکہ خون غریبے تا بشرق
تو سنکر کے یعقوب علیہ السلام
سب آنکھوں میں خون جگر بھر گیا
وہ موتی سے پلکوں سے جھرنے لگے
ہوئے اسطرح کیوں الم ناک آپ
خودی سے خدا کو بڑا سر ہے
کہ خورشید و مہ آکے سجدہ کریں
مصیبت کو سریر اب آئی تو ان
غمین دل کیا اسکی اس باتے
ہلاکت میں طے رہی کہ خدا
کہا جسنی حق نے بلا اسکو دی
فرشتوں نے اسکو کہا ہو ہم
خدا کے غضب سی وہ جل جل گئے
کہا اسکو شیطان نے مان لو

وہی جو شیطان کہتا ہے کہ میں خدا کا فرستادہ ہوں

یوسف نے اپنے والدین کو بلایا اور ان سے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ خدا نے میری آزمائش کی ہے اور میں نے اس سے کام لیا ہے۔

یوسف نے اپنے والدین کو بلایا اور ان سے کہا کہ میں نے یہ سنا ہے اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ خدا نے میری آزمائش کی ہے اور میں نے اس سے کام لیا ہے۔

کہا میں نے تو ان کا صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے

کلیت بنار میں
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے

کہ ہے دین و دنیا کی جس سے خوشی
 ہے دو نو خوشیوں کا جس سے پتا
 خوشی آخرت کی جس جنت شان
 کہ نیکوں کی سچی سبھی خواب ہو
 بنی نے خبر اس طرح ہم کو دی
 کہ ہے چند باتوں کا کرنا برا
 برا سے حضرت یہ ہی جمع کرنا
 کہ بات جھوٹی اسے جان کر
 بن آویگا کچھ بھی نہ اسے جواب
 عذاب اسکو دوزخ کا اللہ
 قیامت کا دن ہو بہت شہیق
 عذاب اسکو بیشک کرے گا خدا
 عذاب خدا میں وہ دایم رہے
 کرے گا عذاب اسکو بیشک خدا
 خدا اسکو اس طرح تکلیف دے
 جو بیجا نجاوے لٹاؤں اسے
 بہت ہی پھر آیا ہے اسکا وبال

ہم نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے

خدا نے بزرگی اسنت کو دی
 بیان اسکا حضرت نے ایا کیا
 خوشی یہاں کی خواب نیکوں کا
 رسول خدا نے کہا ہے سنو
 بہت خواب جھوٹے ہو بدکار کی
 رسول خدا نے یہ فرما دیا
 برا ہے بہت جھوٹے کا بولنا
 بنی کی طرف سے کسی نے اگر
 کرے گا اسے حق تعالیٰ عذاب
 اس طرح جو چہ کہیں سج لے
 جسے کر دیا باپ اور ملتے عاق
 صحابہ کو میرے کہے جو برا
 کوئی خواب جھوٹے کسی سے کہے
 اسی طرح منکر ہو جو خواب کا
 کوئی خواب اپنی جو جھوٹے کہے
 کہ چنگاریوں میں بھاؤں اسے
 پھر آتش میں دوزخی دین کے ڈال

کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے

کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے
 کہ میں نے ان کو اس صراطِ حق پر لے آیا ہے

کرنیک، سب کچھ سے فراورغا
کیا کرتے ہیں آکے مکرو فریب

کہا پھر یہ یوسفؑ کیا انبیاء
کہا تو نے سمجھا فراز و نشیب

إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ :

یہ تحقیق شیطان انسان کا
 یہی سیت آیت کی تفسیر ہے
 کیا منع یوسف کو حب باپ نے
 کیا ظاہر اس نے نہ احوال خواب
 کہا بھائیوں سہی یہ احوال سب
 برا جرم جسے کروا حشر از
 یہ بولا ہی شبلی نصیحت کا بول
 کہی لم شمعون یوسف کی بات
 زن لوط نے لوط کا حال جا
 اور حفصہ جو بیٹی عمر کی تھی جان
 خذلے شکایت کہی تین کی
 چھاپا خذلے ہی حفصہ کا عیب
 کہا ابن عباس نے یہ کلام
 اکٹھے ہوئے گھر میں روئے

عدو ہے کھلا یہ کہہ کر کہا
 پھر آگے بڑی اسکی تقریر ہے
 لگا خوف سی اسکا دل کا تنے
 ولے مانے شمعوں کے سن تیا
 اُنہیں آیا سُنکر کے طیش غضب
 خُدا کے ہی نزدیک افسار از
 کہ چار عورتوں نے دیا بھی کھول
 زن نوح نے نوح کی واردات
 کہا قوم سے اُمی سب بر ملا
 بنی کا کیا بھی سب پر عیان
 اُنہوں نے حفاظتِ نکی دین کی
 وہ سچ عالمِ سر دانا غیب
 کہ یوسف کے بھائی علیہ السلام
 سبھی جمع اسجا یہ اگر ہوئے

ضرب الله مثلا الذين كفروا الآية واما قوله "كافرا" فالتحقيق عند محمد بن عيسى

صالحين فمنها ما علم بالغيبا عنها من الله سبحانه ١٣

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ
لو اننا لم نكن من الخاسرين

[illegible]

کہا ابن عباسؓ سے سن ذرا
سو قسم خواب اس کو تو جان لے

کہ مطلب یہی "ناویل احادیث کیا
 یہی علم یوسف کا تو مان لے

وَلِيْمٌ بِعَمَلِهِ عَلَيْكَ

کرے نعمتیں اپنی تجھ تمام

نبوتِ تجھ و محمدؐ نے انام

وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ

بسمه تعالی یعقوب بر سر کرم

بنوٹ کا درجہ نہوا سے کم

كَمَا أَمَّمَ عَلَىٰ أَبِيكَ مِنْ قَبْلِ إِبْرَاهِيمَ
وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ترے پہلے باپوں جیسے تمام
براہم و اسحاق تو انکو جان
ہی تحقیق رب ترا وانا علیم

نبوت کی لغت ہوئی ختم
اسی طرح ہو تو نبی اس کو مان
کرے کام حکمت سے وہ حکم

قصص

ہی اس فصل میں علم کو سب سے
 خدا جل و اعلیٰ کے واسطے
 بزرگی ہی سب چیز پر علم کو
 سمجھ لے تو اس کو نبی نے کہہ
 ہی اول نبی اور عالم کو جان

کروں اسکی قضیہ میں عیان
کہ دس طرح کا عام ان کو دیا
کہ درجہ بڑا سپ میں عالم کا ہر
شفا عت کرین تین روزہ
شہید و لکی پھر تو شفا عت کا وار

۱۱

کریں عالم دین کی جو کوئی طلب
کھلے راہِ حقیقت کی ہر ایک
تلاش میں ہم کے لئے عالموں کی
جہ عالم اور عابدین فرق
میں کمال ہے اور وہ
جہ عالم اور عابدین فرق
میں کمال ہے اور وہ

کون میں اب درجات کہیں
 عطا اور صف خدا کے خیمہ
 بزرگی اور نعمت ہی انتخاب
 شفاعت کے میں انتخاب
 ہے درجات عالم کے میں انتخاب

داس علم
 بیان الکتاب
 همان بین من
 دیا علم
 کتابت
 شریف
 بر اسم
 و بیاد
 اور بحث
 غالب

عزیز کیا علم و ادب کا معنی علم ہی ہے
مگر کوئی یا علم یا علم یا علم

مناجات کا علم ہی ہے
سایا دیکھنا کیوں نہ ہو

کوئی اس کے لئے نہیں کہتا
کہ علم ہی ہے علم ہی ہے

عرب اور عجم میں پری انلی دھوم
وہ سچ علم رویا کی نقیر کا
وہ سمجھیں جو واقف ہیں ایمان

نبی کو ہمارے دسب علوم
دیا علم یوسف کو تعبیر کا
سب علم ثابت ہیں قرآن

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ
وَإِخْوَتِهِ آيَاتٍ لِلِّسَانِ

کہی حق تعالیٰ نے سب کھو لکر
نصیحت ہے سب عالموں کے لئے
ہی جس چیز کا اسکے اندر بیان
بعیدوں کی الفت بحد کمال
رسولوں میں ثانی یہ ہے کومان
کیرہ ہوا افسے اسکو بھول
سیرمات ہے کومت بھولنا
کہوں پانچویں کو سس موشیا
چھٹی بھی خبر تم سے دیتا ہوں کھول
جو رو رو دیا باپ کو آپام
کہوں تجھ سے سن تو اب اٹھوین
تجربہ میں مہری ہوئے تمام

جو یوسف کی اور بھائیوں کی خبر
مے احوال حق بیان جو کئے
خبر دی ہے اس طرح سی اس میں
قریبوں کی اس میں عداوت کا حال
ہی یوسف کے قصے کا پہلا بیان
کہ بھائی تھے یوسف کے الرسول
ہی بھیر کا یعقوب سے بولنا
ہی لڑکے یہ چھوٹے وحی کا اتنا
کہ یوسف کا ٹھہرا تھا پھر اسی مول
وہ رونے میں چھوٹے بھائی تمام
کلام خدا جان تو ساتویں
جو یوسف کو دیکھا تو سب خاص علم

دسون تہ اشارات و ایات ہیں
یوسف کی ہر بات میں
دسون تہ اشارات و ایات ہیں
یوسف کی ہر بات میں
دسون تہ اشارات و ایات ہیں
یوسف کی ہر بات میں

یوسف کا توجان مطلب ہوا
یوسف کا توجان مطلب ہوا
یوسف کا توجان مطلب ہوا
یوسف کا توجان مطلب ہوا

جو کوئی
جو کوئی
جو کوئی
جو کوئی

سب امت کا اتنا ہی مطلب ہوا جو کوئی خدا واسطے قصہ کر
 ضلالت نہ مارا۔ یہ سب امت کا اتنا ہی مطلب ہوا جو کوئی خدا واسطے قصہ کر
 ضلالت نہ مارا۔ یہ سب امت کا اتنا ہی مطلب ہوا جو کوئی خدا واسطے قصہ کر

جو کوئی خدا واسطے قصہ کر
 خدا ایک فرشتے کو نازل کر
 کہ جاتا ہی کہ واسطے اس کے پاس
 کہ میں جلا ہوں خدا کے لئے
 کہ یہ فرشتہ تبارتے
 میں دونوں کو سخت اُسے اور تجھے

مسلمان سے ملنے چلے گئے
 فرشتہ پھر اس شخص سے یوں کہ
 تو مجھ سے لینے کی رکھتا ہے اس
 نہ دنیا کی کچھ مدعا کے لئے
 کہ حق نے یہہ کی سچا سچا رت تجھے
 کہ واجبے حبت کا دنیا مجھے

وَلَمْ يَخْشَ عَصَبَةَ

کہا جانیوں نے یہہ حالانکہ ہم
 کہوں تجھے سے عصبہ کے معنی میں
 مراد اس جگہ یہ تو جماعت کو جان
 کہ الفت ہی قوت اور کثرت کے ساتھ
 یہہ ابن معیرہ نے دل میں کہا
 سکندر سمجھتا تھا ایک سہل بابا
 نہ سمجھتا تھا احوال تقدیر کا
 ہوئیں انکی تدبیریں ساری ظاہر

جماعت میں ہم محبت سے کم
 زیادہ ہوں یاد اس جان اور پس
 یہہ یوسف کے تھا جانیوں کو گمان
 نہ سمجھی ہے سب خیر قدرت کے ہاتھ
 بنو ت ہی ہونا بہت مال کا
 کہ لی اپنی حکمت سے سب کائنات
 کہ اس جاہلین کام تدبیر کا
 رہے اس مطالبے تینوں یہہ صاف

إِنَّ آيَاتِنَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

یہہ تحقیق جانو ہمارا کلام

ہیں ظاہر ضلالت میں والد کام

خدا کی جگہ پر نہیں
 خدا کی جگہ پر نہیں
 خدا کی جگہ پر نہیں

خدا کی جگہ پر نہیں
 خدا کی جگہ پر نہیں
 خدا کی جگہ پر نہیں

خدا کی جگہ پر نہیں
 خدا کی جگہ پر نہیں
 خدا کی جگہ پر نہیں

شقی ہے جو پہلے کرے گناہ
شقی ہے جو توبہ کرے رات کو
برابر ہے جسکی دودھ کی جان
اُسے اس تجارت میں ٹوٹا رہا
ہوئی آج جس شخص کی کل سٹی
پر اُسکی گردنیں لعنت کا طوق
عبادت ہوئی جسکی ایک ذمہ فوت
ہے صالح جو قرآن میں قول خدا
وہ صالح ہے جو کوئی توبہ کرے
ہو اُسکو اس خوف سے پھر گناہ
رکھے ظاہر اور باطن اپنا جو ایک
وہ صالح ہے جسکو خدا کی رضا
وہ صالح ہے آنکھوں میں جسکے ہو دور
زبان اُسکی نہ اکر رہے صبح و شام
نہ خدمت سے نفس اُسکا غافل رہے
وہ صالح ہے جس نے طہر سول

وہ چھ سے دیکھے یہ توبہ کی راہ
سحر ہو گئے کی کرے بات کو
بنی نے کہا ہے تو سچ کہو ان
عبادت کا مال اسکا کھو رہا
یہ گدازا دن اُسکا بکین و حد
ہو اکار بد میں وہ شیطان فوق
اُسے اپنے جینے سی ہر ہی موت
بچھے اُسکے معنی میں اب دو تیا
گناہوں سے پھر اپا ڈرے
رہے عمر بھر اپنی وہ رو براہ
اُسے مرد صالح تو جان اور نیک
ہوئی حاصل اور اُسے قائم رہا
رہیں انکھیں اُسکی سب آنسوین
دل اُسکا خدا کی طرف ہو ام
محبت اُسے حق کی حاصل ہے
کیا جان اور دل سے اپنے قول

قَالَ قَائِدٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَالْقَوَّةُ فِي غِيَابِ الْجَبِّ

سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو پہلے کرے گناہ
سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو توبہ کرے رات کو
سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو توبہ کرے رات کو
سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو توبہ کرے رات کو

ان سے کہہ دینا کہ جو توبہ کرے رات کو
ان سے کہہ دینا کہ جو توبہ کرے رات کو
ان سے کہہ دینا کہ جو توبہ کرے رات کو
ان سے کہہ دینا کہ جو توبہ کرے رات کو

سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو پہلے کرے گناہ
سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو پہلے کرے گناہ
سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو پہلے کرے گناہ
سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو پہلے کرے گناہ

سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو پہلے کرے گناہ
سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو پہلے کرے گناہ
سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو پہلے کرے گناہ
سب سے پہلے کہہ دینا کہ جو پہلے کرے گناہ

نہیں کہی عورت سے غافل ہے سب
وہ دسوان سے لڑا تھا غافل ہے سب

یہ دیکھا کہ بھڑے ہیں پستکے پاس
اسی خواب ہے اُسکو ڈر ہو گیا
کہا بعض نے سر زمین تھی وہ کل
اسی بات کا باب کو ڈر ہوا

اور پستکے انکو بہت ہے ہر اس
کہ بھڑو نکا دل پر خط ہو گیا
کہ رہتا تھا بھڑوں کا اُسجا یہ غل
ولیکن وہی کام آخر ہوا

وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ

تم اسے وہاں جا کے غافل ہو
نہو کھیل و کھانے میں اس کے خبر
یہ مطلب سب آیت کا اثنا ہوا
سُواب یہ یعقوب کا دعا
کہا اسلئے اسنے اس قال کو
کہ جو کام بیان و غفلت سے ہو
مفسر اس آیت میں کہتا ہے بس
یہ اول کہ غافل ہو تم باب سے
ہوئی تم کو غفلت کئی راہ سے
ہوئی کام اپنے سی غفلت تمام
چھٹی انکو پستک سے غفلت رہی
ذلیل اس کے آگے ہوئے ساتویں

سب سپین کھانے میں شامل ہو
کرے بھیرا اس جگہ الذر
پھر ایک فائدہ نکو دو نہیں تھا
سب کیا کہ بھڑوں سے غافل کیا
کہ بکڑے نہ حق ان کے افعال کو
خدا اُس پر ہرگز نہ بکڑے کھو
نکلے ہیں اس میں اشارت نشی
اور افعال سی اور آپ سے
تجارت سے اپنی اور اللہ سے
کہ انجام انپانہ سمجھے و خام
کہ کیا کیا کر است سے حق نے دی
ہوئے اس کے محتاج سب آٹھویں

نہیں کہی عورت سے غافل ہے سب
وہ دسوان سے لڑا تھا غافل ہے سب

اور پستکے انکو بہت ہے ہر اس
کہ بھڑو نکا دل پر خط ہو گیا
کہ رہتا تھا بھڑوں کا اُسجا یہ غل
ولیکن وہی کام آخر ہوا

وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ

تم اسے وہاں جا کے غافل ہو
نہو کھیل و کھانے میں اس کے خبر
یہ مطلب سب آیت کا اثنا ہوا
سُواب یہ یعقوب کا دعا
کہا اسلئے اسنے اس قال کو
کہ جو کام بیان و غفلت سے ہو
مفسر اس آیت میں کہتا ہے بس
یہ اول کہ غافل ہو تم باب سے
ہوئی تم کو غفلت کئی راہ سے
ہوئی کام اپنے سی غفلت تمام
چھٹی انکو پستک سے غفلت رہی
ذلیل اس کے آگے ہوئے ساتویں

نہیں کہی عورت سے غافل ہے سب
وہ دسوان سے لڑا تھا غافل ہے سب

اور پستکے انکو بہت ہے ہر اس
کہ بھڑو نکا دل پر خط ہو گیا
کہ رہتا تھا بھڑوں کا اُسجا یہ غل
ولیکن وہی کام آخر ہوا

فَاِذَا زُلْزِلَتْ
الْاَرْضُ زِلْزَالًا
وَاُخْرِجَتْ اَرْضُهَا
سَبْطًا

[illegible]

کہا سب نماز و نیکو رو تا ہونین
 کہ آخر کیا میں نے غفلت سے کام
 بڑا مجھ کو غفلت کا ہی دلیں در
 بھر ایک دم سردا اور مر گیا
 کہا پھر سب نے یہ یعقوب سے
 و دلجائے پھر کا مقدر کیا
 وہ غصہ میں آجا اپنے جو سخت
 نے حاملہ کر تو گر جا حاصل
 یہود ابھی ہم میں جو ہی غضب
 جو بھائی ہمارا ہے رو سیل نام
 کرے سر سے لے تا قدم سکودو

منہ اپنے کو آنسو سی دھوا ہونین
 کیا کام میرا سب اسنی تمام
 یہ کہہ کر بھری اسنے یک آہرو
 وہ غفلت سی اپنی بہت ڈر کیا
 کہ محکم تھے اس بات پر خوب سے
 ہے شمعون ہم میں بڑا دل حلا
 کرے ایک آواز ایسی کرحت
 ہنن توڑے اسکی جان رطل
 وہ میھے بغیر ازلے خون کب
 وہ غصہ میں بھیریکو کرے تمام
 بھلا ہم یہ غالب کو سی کنو کہ مو

قَالُوا لَنْ نَأْكُلَهُ الذِّبُّ وَنَخْرُجُ عَصَبَهُ

کہا باپ سے پھر کہ عصبہ میں ہم
 مراد اپنی عصبہ سی لٹھتے تھے دش
 کہ چالیس اور سیکے دریاں
 عدد ایک سے تین تک دون خبر
 جو چالیس اور سو کے دریاں

جو کھا جا بھیرا تو ہے یہ ہم ستم
میں عصبہ کے مغنے کہوں تجھسی بس
عدو ہیں جو انہیں عصبہ جان
سمجھ لے انہیں بولتے ہیں نقشہ
اُسے جان امت کہیں سلگیاں

کے لئے لقمہ بیکار
میں سے کچھ نہ ملے گا
وہ انسوؤں میں بہا کر
کیا پھر یہ ہو سکتا ہے
نہی کیلئے جو ہر دم رہا
تو کیا ہی نہیں جائے تو
انھوں نے کہیں نہ تو
زندان کی آغوش کا بلکہ

نظم ہے برائے کچھ ان
خف اسکا اور ضعیف کیا تن
وہ تھا زور و زبر کا اکیدن طوف
وہ کمر تھا جس سے پی صاف صاف

یوسف کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے باپ سے جدا ہو کر گیا تھا اور اس کی طرف سے اس کا کوئی خبر نہ آ رہی تھی۔ یوسف نے اپنے باپ کو یہ خبر سن کر بہت غم کیا۔

لے عرض کرنے وہ سب آپس
ہمیں اس سے بہتر نہیں کوئی چیز
کہ یوسف ہمارا ہی لخت جگر
عمین ہو کے اس کے محبوب بنے
سدا دل میں تم رکھو خوف خدا
اسے مانیو بہر از د تعال
خبر اسکے پانی کا لینا مدام
وہم تمہیں پاک اللہ کی
اسے رنج دیجو نہ ہر خدا
اوست کسی ڈھب پہ سے
کہ یوسف کو بہت این لے جا گھر
لیا پھر یوسف کو چھاتی لگا
کیا اب سرد اس کی درگاہ کو
سردان کے یوسف کو آخر کیا
شرکت نہیں رب کو بھاتی ذرا
سوا حق کے کیوں اور محبوب ہو
اسے اور چیزوں سی مطلب سے کیا

جدا جب کہ ہونے لگے باپ سے
کہ بھائی ہی یوسف ہمارا عزیز
ہو تم نہ دل میں کرو کچھ
کہا پھر یہ بیو نکو یعقوب نے
نصیحت میں کرتا ہوں سنیو ذرا
خدا واسطے تم سے ہی ایک سوال
جو یوسف ہو بھوکھا تو دیکھو طعام
تھکے ماندگی سی اگر راہ کی
اسے دو شہ پائے لیجا اٹھا
ستابی سے پھر آئیو لے سے
کیا سب سے اقرار اس بات پر
لگے رو کے یعقوب کرنے دعا
کہا تجھ کو سونپا میں اللہ کو
پکڑا تھ پھر بھائیوں کو دیا
یہاں ایک تکتہ ہی باریک
کہ یوسف پہ مضمون یعقوب ہو
جو مومن ہو اور دست اللہ کا

یوسف کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے باپ سے جدا ہو کر گیا تھا اور اس کی طرف سے اس کا کوئی خبر نہ آ رہی تھی۔ یوسف نے اپنے باپ کو یہ خبر سن کر بہت غم کیا۔

یوسف کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے باپ سے جدا ہو کر گیا تھا اور اس کی طرف سے اس کا کوئی خبر نہ آ رہی تھی۔ یوسف نے اپنے باپ کو یہ خبر سن کر بہت غم کیا۔

یوسف کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے باپ سے جدا ہو کر گیا تھا اور اس کی طرف سے اس کا کوئی خبر نہ آ رہی تھی۔ یوسف نے اپنے باپ کو یہ خبر سن کر بہت غم کیا۔

کہا کیا کیا میری بھائی کے ساتھ
 کہا میں نے بیٹوں کو سونپا اُسے
 کہا اُنکو سونپا ہے تاوے تمام
 جو قدر میں تھی وہی آہوئی
 اُسے فرصت سجا یہ تھوڑی سوئی
 گئی دور سے جان اُسکی ٹھک
 کہا بھائی تجھکو چھوڑوں گی میں
 لگی روئے آنکھوں سی آنسو بہا
 ذرا میرے اوپر تو کرنا لطف
 گران جان پر اور ہو دلچشاق
 عرض ہے یہہ اُسکی دو آنکھیں
 دیا بھائیوں نے بہن کو ہٹا
 وہ روئے لگی درد سے زار زار
 کہا اُسکو یعقوب نے تو بھلا
 کہا ایک گھڑی بعد امیر کا پ
 میرے ساتھ روو گیا تو عمر بھر
 خدایا ندے تو کسی کو فراق

گیا وہ نہ آو گیا پھر میرے ساتھ
 ملاوے خدا ہم سے پھر لا اُسے
 کریں اپنی خدمت کا اُسکو غلام
 نہایت ہی یہ بات بھی ہوئی
 گئی لکے پیچھے وہ دوری ہوئی
 پھر کر کے یوسف کو گئی وہ لگ
 ذرا منہہ کو تجھ سے نمور ونگی میں
 کہ یوسف تو ہمراہ اُنکے نہ جا
 ترے غم سے گھر میں میں جاؤنگی م
 نہیں کوئی دنیا میں غیر از فراق
 دوا اُسکی خبر لا دو آنکھیں سنیں
 گئے لیکے یوسف کو جلدی بھگا
 نہایت دل اُسکا ہوا بقرار
 ہے کس واسطے روتی کہہ ماجرا
 مجھے کیا تو کہتا ہے روو گیا آپ
 مجھے منع روئے سے تو اب کہے
 بہت اُسکا ہوتا، گروا فراق

جس کو تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے

کہ تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے

کہ تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے

کہ تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے
 کہ تو ایک دم کی طرف سے

کے ہوتے ہیں اسے میرے ہوش کم
وہی قتل کی دلیں ٹھانی تھی بات
اُس اولاد یعقوب سے بر ملا
تو پھر سخت آویگی تم پر بلا
درندوں کا ہوقوت وہ لاکلام
زیادہ تھا یوسف پہ تھا یہ عجب
عذاب اور تکلیف یوسف کو د
کیا سب نے مل سخت رسوا سے
لیو اپنی آنکھوں سی جاری کیا
خطا میری کیا ہے یہ بتلائے
کہا کیجے کام اسکا تمام
نکالی چھری ایک شمعوں نے
لگا جا یوسف کی آنکھوں سے آب
وہ دامن میں روئیل کے جا چھپا
اسی طرح جاتا تھا سب کے حضور
زمین پر اسے ہر کوئی دیتا ڈال
سجوں نے حق دوستی کم کیا

میرے پاس قتل سک کو چونہ تم
کسی نے کیا کچھ نہ سن التفات
ہوئی ایک درند کی پھر یہ ندا
اگر قتل یوسف کو تم نے کیا
تھا رہ میں جتنے ہواشی تمام
سنا ہے اسکو ولیکن غضب
پھر آئے چراگاہ میں اپنی لے
وہاں ایک رستی باندھال سے
ہت اسنی گریہ وزاری کیا
کہ یعقوب تک مجھ کو لجاے
کسی نے سنا کچھ نہ لاکلام
کیا جوش کے جو کچھ خون نے
کرے قتل یوسف کو تا وہ ستا
چھری دیکھ ننگی پھر اسجا سی آ
کیا مار کر اس نے اپنے سنی دور
طمانچہ لے سے مار منہ کر کے لال
کسی نے نہ اس پر ترجم کیا

کے ہوتے ہیں اسے میرے ہوش کم
وہی قتل کی دلیں ٹھانی تھی بات
اُس اولاد یعقوب سے بر ملا
تو پھر سخت آویگی تم پر بلا
درندوں کا ہوقوت وہ لاکلام
زیادہ تھا یوسف پہ تھا یہ عجب
عذاب اور تکلیف یوسف کو د
کیا سب نے مل سخت رسوا سے
لیو اپنی آنکھوں سی جاری کیا
خطا میری کیا ہے یہ بتلائے
کہا کیجے کام اسکا تمام
نکالی چھری ایک شمعوں نے
لگا جا یوسف کی آنکھوں سے آب
وہ دامن میں روئیل کے جا چھپا
اسی طرح جاتا تھا سب کے حضور
زمین پر اسے ہر کوئی دیتا ڈال
سجوں نے حق دوستی کم کیا

کے ہوتے ہیں اسے میرے ہوش کم
وہی قتل کی دلیں ٹھانی تھی بات
اُس اولاد یعقوب سے بر ملا
تو پھر سخت آویگی تم پر بلا
درندوں کا ہوقوت وہ لاکلام
زیادہ تھا یوسف پہ تھا یہ عجب
عذاب اور تکلیف یوسف کو د
کیا سب نے مل سخت رسوا سے
لیو اپنی آنکھوں سی جاری کیا
خطا میری کیا ہے یہ بتلائے
کہا کیجے کام اسکا تمام
نکالی چھری ایک شمعوں نے
لگا جا یوسف کی آنکھوں سے آب
وہ دامن میں روئیل کے جا چھپا
اسی طرح جاتا تھا سب کے حضور
زمین پر اسے ہر کوئی دیتا ڈال
سجوں نے حق دوستی کم کیا

کے ہوتے ہیں اسے میرے ہوش کم
وہی قتل کی دلیں ٹھانی تھی بات
اُس اولاد یعقوب سے بر ملا
تو پھر سخت آویگی تم پر بلا
درندوں کا ہوقوت وہ لاکلام
زیادہ تھا یوسف پہ تھا یہ عجب
عذاب اور تکلیف یوسف کو د
کیا سب نے مل سخت رسوا سے
لیو اپنی آنکھوں سی جاری کیا
خطا میری کیا ہے یہ بتلائے
کہا کیجے کام اسکا تمام
نکالی چھری ایک شمعوں نے
لگا جا یوسف کی آنکھوں سے آب
وہ دامن میں روئیل کے جا چھپا
اسی طرح جاتا تھا سب کے حضور
زمین پر اسے ہر کوئی دیتا ڈال
سجوں نے حق دوستی کم کیا

بنی نے کہا ظلم سے سیاہ
 مرگاہ ظالم مگر ہو فقیر
 اندھیرا ہے قبر میں ظلم کا
 خد کا ہی ظالم یہ غصہ مدام
 قیامت میں جو شخص مظلوم ہے
 کہ میرا اثر آج اِضاف ہے
 صحیفہ جو ظالم کا ہو گا تمام
 کہیں گا الہی میری نیکیاں
 یہ ہو سکے نامہ میں مظلوم کے
 کہے حکم مظلوم یارب کفار
 بد اس کو دیا ہے لیس کی
 قیامت میں لوگ امین بد لا ترا
 ارادہ کیا قتل یوسف کا جب
 کہا پھر ہودا نے یہ عہد تھا
 پیراب عہد اپنے سے پھرے ہو کیوں
 یہودا کے بھائی پکڑے تھے پانوں
 جو دیکھا یہودا نہیں مانتا

چھوڑ گیا تا شہر ظالم کو آہ
 اٹھکا قیامت کو ہو کر حقیر
 رہے حشر تک اس کے سر پر بلا
 ہی محسوسم رحمت سے وہ لاکھلام
 پکڑا تھے ظالم کا اس سے کہے
 یہ جھگڑا میرا گھڑی صاف ہے
 نہو گا کہیں اس میں نیکی کا نام
 لکھی تھی جو ساری گئی اب کہاں
 ترے کام نیک میں سب ہیں
 تو کہتا ہی اس کو خداوند کا
 کہ دنیا میں ایذا جو تجھ کو ملی نہ
 نہ لوگاتو تجھ پر میں ظالم ہوا
 ہوئے جمع پھر قتل کر نیکیو سب
 بچے اسے قتل جنگل میں جا
 اور یوسف کے گرد آگے کہتے ہو کیوں
 کہ لے مت بچا کا یوسف کے نانوں
 ہمیں اپنے آگے نہیں جانتا

سب کو قتل کر دیا ان کا خون
 سب کو قتل کر دیا ان کا خون
 سب کو قتل کر دیا ان کا خون
 سب کو قتل کر دیا ان کا خون

یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا
 یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا
 یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا
 یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا

یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا
 یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا
 یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا
 یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا

یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا
 یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا
 یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا
 یہودیوں نے یوسف کو قتل کر دیا

یہاں میں ڈھنکون اس اپنا بدن
دیا اسکو سب بات کا یون جوا
تو سورج کو اور چاند کو اب بکار
گئے بھول بھلو وہ سب اکٹری
قمیص کا کرفے لگے جب جدا
جدا ان کے ہوتا نہ تھا ساتھ
کہ شمعوں نے کو دے کے بے دھڑک
گلے سج بوسے کے رستی کو ڈال
کوا تھا کہ ہتھیر الہی تھا وہ
سراسر وہاں خارا ورسنگ تھا
لکھا ایتھا شدا دین عادی
اسے کھو دین کہوں تجھے بس
جہنم کا قہر اس کے آگے تھا گرد
بکڑ کر کے دونوں طرف سے برسن
وہ آدھے کو تک نہ پہنچا تھا
کوئے سج جہوت یوسف گرا
کہ جابلہ تو تیرے بند کے پاس

کیا جانوں نے جب انسا بہر
کے ہنسنے میرے ہنسنے
کہ جابو کے کوئے میں گھس
ہووا کا دل پہنچو اس
سفرے باو یکمتر میوے
وہ شوق اس کے ہنسنے

کوئے میں ہی ہو گا میرا کفن
کہ گرتا تجھے دیگی اب تیری جواب
تو گیا رہ ستاروں کو آواز مار
تیری جان پر آگے آفت پڑی
دیا دو سرا ماتھے اُسنی لگا
چمچورے تھا کرتے کو وہ ماتھے
لیا ماتھے سی اس کے گرتا جھٹک
کوئے کی طرف کو چلے جلد چال
کہ مہ سے کہو داتا بہ ماہی تھاؤ
وہ یعقوب سے تین فرسنگ تھا
کیا اس کو تیار ستارے
لگے ایک ہزار اور دو سو برس
ہوا اس کے آگے حتی دوزخ کی سرد
کوئے میں کیا سارا یوسف کا تن
دیا کاٹ رستی کو کار و سنگا
بہ حیریل کو حکم خالق ہوا
نہایت اس وقت اس کو پاس

وہ شوق اس کے ہنسنے
کیا جانوں نے جب انسا بہر
کے ہنسنے میرے ہنسنے
کہ جابو کے کوئے میں گھس
ہووا کا دل پہنچو اس
سفرے باو یکمتر میوے
وہ شوق اس کے ہنسنے
کیا جانوں نے جب انسا بہر
کے ہنسنے میرے ہنسنے
کہ جابو کے کوئے میں گھس
ہووا کا دل پہنچو اس
سفرے باو یکمتر میوے
وہ شوق اس کے ہنسنے

محفے کو پڑھتا تھا وہ شیث کے
 رہا اسنی یوسف کا قصہ تمام
 خدا اس کو غم سے نکرنا طول
 کہا اس نے اسے میرے سرور دگا
 نکر قبض سیری تو اب جان کو
 کیا حکم عالم ہلا ریب نے
 کہ سیری نہ اب قبض ہو و گی جان
 فرمانے کو یوسف کے پاؤ گھا تو
 ولیکن جو شہاد کا ہے کو ا
 وہ جب اس میں اگر کے داخل ہوا
 عبادت وہ کرتا تھا اس چاہین
 ہمیش اس کے کھانے کو حبت سی
 تو مان شمع کی اس کو حاجت تھی
 ہوا اس طرح پر جو حکم خدا
 محبت میں مخلوق کی ہر کرم
 خدا کی جو خالص عبادت کرے
 یہ رہتا تھا عابد کو فے میں تمام

کہ تا اسکو عقیقہ میں درجہ ملے
صحیفہ میں ذکر اسکا نام
دعا اسکی سب جلد کرتا قبول
میرادل ہے یوسف پہ اختیار
دکھا مجھکو اس ماہ تابان کو
نذا اسکو دی مائت غیبی
رہ گیا تو مدت ملک نے گمان
ملاقات کو اسکی جاو لگا تو
ستخمے حکم رہے کا وہان پہوا
پہ مطلب وہیں اسکا حاصل ہوا
وہ ہر وقت یوسف کے تھا چا میں
خدا بھیجا تھا اسے ایک انا
کہ عقی رویشی وہان قندیل کی
وہان ایک قندیل روشن ہوا
خدا نے کیا اسپہ جو مہم
تو رتبہ نہ کیوں پھر زیادت کر
خدا کی عبادت میں تھا صبح و شام

۴۵

بیان تک کہ یوسف گرا چاہ میں
زمین تک نہ پہنچا تھا و درہ میں
کہ عابد نے نہ ٹھون بہا
چھوٹے چھوٹے پانی کے
کہ ایک سال تک
خدا نے اس کو یوسف
خدا نے اس کو یوسف
خدا نے اس کو یوسف
خدا نے اس کو یوسف

[illegible]

میسر کی جی سار
 ہو کر اس کا فروہ سب کا دوزخ
 حیات پی یواری ہو
 سوار کا خاکسار
 ہو کر اس کا فروہ سب کا دوزخ
 حیات پی یواری ہو
 سوار کا خاکسار
 ہو کر اس کا فروہ سب کا دوزخ
 حیات پی یواری ہو
 سوار کا خاکسار

کہا اے افسوس کھا کر بیچھاڑ
 بھلا عمر بھر کیوں نہ روو اے
 کیا راہ سیدھی کو کیوں نہ گم
 افاقت و مان اسکو آئی ذرا
 کہا اے کے گڑے کو لاؤ ادھر
 لیا اسکو انہوں نے سی انی لگا
 طرح مست و بیہوش کے جھوٹے
 کہ آئی وہیں خون کی بوا سے
 گویا تین ساعت ملک عریا
 دل و جان کو اپنے کھویا بہت
 تو ہی مغرب ہے اور میں صرف پوشت
 ملاقات کی اس ٹوٹی ہین
 رہیگا تو آفت سی البتہ
 پر اب میں کس طرح آؤں مجھے
 حفاظت میری تیرا ہی نہ کام
 بلند اپنی آواز سی یوں کہا
 درندے ہو جھگل کے تر دیکو

بہ نیکر کے شہی نے کپڑوں کو بھاڑ
 کہ جب کے ہوا ایک اور وہ کہو وار
 خدا ایک ہے جب کو بھولے ہو تم
 سنو پیرا حوالہ یعقوب کا
 اور ایک سخت آواز پھر کر
 دیا اس کو گریا ہو سے بھرا
 لگا سنہ یہ رکھہ اسکتین چو
 لگا سو گھٹنے ہو کے یکسو اسے
 پھر ایک کر کے آواز غش کر گیا
 پیرا سی افاقت تو رویا بہت
 کہا اس نے زور و کے کہ میری دست
 زیری محکم اُمید چھوٹی ہین
 تو سچا اور ہے تر اخواہ سج
 بٹھاتا تھا چھاتی یہ انہی بٹھے
 سلاتا تھا زانو پہ بٹھے کو دم
 بہ جا کر کے پھر کوہ پر کی ندا
 کہ اب جتنے ہو تم و خوش طور

در این روز که است
بیمه جانان
و این روز که است
بیمه جانان
و این روز که است
بیمه جانان
و این روز که است
بیمه جانان

کہ یوسف کو پھاڑا درخزون نے
 کہ کس طرح کی بات رہا
 قصصی اس کی زیادہ تفصیل
 وہ تھا صبر یا تم اپنے دل سے
 کا تھا اپنے پیمانے
 اور یوسف کے پاس
 کہ نہ جرات نہ ہو کر
 ان کو نہ پتہ نہ ہو

نہایت ہی اعلیٰ ہے
 کہ جو خداوند نے اس کو
 پیدا کیا ہے اس کو
 اس کا دل ہی اس کا
 بند ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وَجَاءَ عَلَى قَيْصٍ بِدَمٍ كَذِبٍ

دلایا قیص اسکا یعقوب کو
 بہہ آیت کے معنی میں اہوتیا
 قیص اسکا آیا تو انکھوں پر دھڑ
 الٹ کر کے دیکھا نہیں کچھ بٹھا
 کہا دیکھ بیٹوں نے اسکو تمام
 کہا خون کو دیکھ روتا ہوں میں
 جو دیکھا ہو کو تو یہ غم کیا
 ہو دیکھا قیص اسکا ہی سب سرت
 جب انسان کو بھیڑا کھا گیا
 کہا سب نے بھیڑے کو لاہین ہم
 یہہ جانا کہ بھیڑا تو حیوان ہے
 بچھا حال جنگل میں جا بیزنگ
 بہت عمر سے ہو گیا تھا ضعیف
 پھر گرا سے باندھ کر دست و پا
 کہا اس نے اے بھیڑے سنگدل
 کہ یوسف تھا میرا وہ بدر منیر

لگا کر کے کچھ اسکو جھوٹا ہوا
 کہ حق نے کیا ہے بہت ختصا
 لگا کھینچے اپنا خون جگر
 ہنسا اور رونے سے دل تھا بٹھا
 ہی رونا اور نہ سنا دیوانو نکاحام
 خوشی دیکھ کر تے کو ہوتا ہونین
 کہ یوسف کو بھیڑے نے بس کھالیا
 تو جانا تھا رسی حاجت بہت
 قیص اسکا باقی رہے ذکر کیا
 کہ یوسف یہ بنی کیا ستم
 کھجکا سخن کیا وہ انسان
 لیا پھانس ایک بھیڑیالا لنگ
 نہایت ہی بوڑھا تھا اور وہ نحیف
 کیا سامنے بانے لاکھڑا
 تو ہوتا نہیں میرے آگے خجل
 کیا تو نے جنگل میں کیونکر اسیر

نظر سے دیکھ کر یوسف نے اس کو دیکھا
 کہ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو
 دھڑکے اور رونے لگا
 اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو
 دھڑکے اور رونے لگا

یوسف نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو
 دھڑکے اور رونے لگا
 اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو
 دھڑکے اور رونے لگا

یوسف نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو
 دھڑکے اور رونے لگا
 اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو
 دھڑکے اور رونے لگا

یوسف نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو
 دھڑکے اور رونے لگا
 اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو
 دھڑکے اور رونے لگا

سنا ہم نے یون مار ڈالا اُسے
سمجھو مجھکو سترہ ہوئے آج دن
نہ چلیا ہے اُس دن میں نے طعام
یہ سنتے ہی یعقوب رونے لگے
کہا جبکہ بھیرے کا یہ حال ہو
میں اب کیوں نہ روؤں کہ انسان ہوں
کہا پھر یوسف کی کچھ خبر
خبر مجھکو ہی لیک کہتا ہوں
کہا کس لئے تجھکو انکار ہے
کہ چغلی کا کھانا ہے ہم سب پر عا
بنی اب میں غماز ہوتا ہوں
کہ غماز جنت میں داخل ہوں
چغل خور ہر طرف ہوتا ہے رد
دیا چھوڑ بھیرے کو یعقوب نے
جہر میں یہ آیا ہے میں پانچ چیز
نہوے جن میں اوزہ انسان ہے
ہی اول تو بھیرا وہ یعقوب کا

جگہ سے جہان تھا نکالا اُسے
کہ روتا ہوں غم سے میں میں رہن
گذرنا ہی ماتم میں اب صبح و شام
اُسی غم سے جان اپنی کھوٹنے لگے
جدائی سے اُس پر یہ خیال ہو
ہمایت ہی اس غم سی جان ہوں
کہا تب یہ بھیرے نے با حشر
یہ کہنا میرے دل کو ہٹا دین
کہا مجھکو کہنے سی یون عا ہے
چغل خور بھیرے کہیں گے پکار
میں حرست بنی اپنی کھوتا ہوں
اور رحمت اسے حق کی حاصل ہوں
خدا اور آدم کے نزدیک ہے
یہ سن کر اس حق کے محبوب نے
و جنت میں جاوے سن العیز
کہوں انکو میں جس حیوان سے
کہ جسے سب احوال اس سے کہا

و مگر یہ کہ وہ بھیرے کا یہ حال ہو
میں اب کیوں نہ روؤں کہ انسان ہوں
کہا پھر یوسف کی کچھ خبر
خبر مجھکو ہی لیک کہتا ہوں
کہا کس لئے تجھکو انکار ہے
کہ چغلی کا کھانا ہے ہم سب پر عا
بنی اب میں غماز ہوتا ہوں
کہ غماز جنت میں داخل ہوں
چغل خور ہر طرف ہوتا ہے رد
دیا چھوڑ بھیرے کو یعقوب نے
جہر میں یہ آیا ہے میں پانچ چیز
نہوے جن میں اوزہ انسان ہے
ہی اول تو بھیرا وہ یعقوب کا

کہا جبکہ بھیرے کا یہ حال ہو
میں اب کیوں نہ روؤں کہ انسان ہوں
کہا پھر یوسف کی کچھ خبر
خبر مجھکو ہی لیک کہتا ہوں
کہا کس لئے تجھکو انکار ہے
کہ چغلی کا کھانا ہے ہم سب پر عا
بنی اب میں غماز ہوتا ہوں
کہ غماز جنت میں داخل ہوں
چغل خور ہر طرف ہوتا ہے رد
دیا چھوڑ بھیرے کو یعقوب نے
جہر میں یہ آیا ہے میں پانچ چیز
نہوے جن میں اوزہ انسان ہے
ہی اول تو بھیرا وہ یعقوب کا

کہا جبکہ بھیرے کا یہ حال ہو
میں اب کیوں نہ روؤں کہ انسان ہوں
کہا پھر یوسف کی کچھ خبر
خبر مجھکو ہی لیک کہتا ہوں
کہا کس لئے تجھکو انکار ہے
کہ چغلی کا کھانا ہے ہم سب پر عا
بنی اب میں غماز ہوتا ہوں
کہ غماز جنت میں داخل ہوں
چغل خور ہر طرف ہوتا ہے رد
دیا چھوڑ بھیرے کو یعقوب نے
جہر میں یہ آیا ہے میں پانچ چیز
نہوے جن میں اوزہ انسان ہے
ہی اول تو بھیرا وہ یعقوب کا

کہا جبکہ بھیرے کا یہ حال ہو
میں اب کیوں نہ روؤں کہ انسان ہوں
کہا پھر یوسف کی کچھ خبر
خبر مجھکو ہی لیک کہتا ہوں
کہا کس لئے تجھکو انکار ہے
کہ چغلی کا کھانا ہے ہم سب پر عا
بنی اب میں غماز ہوتا ہوں
کہ غماز جنت میں داخل ہوں
چغل خور ہر طرف ہوتا ہے رد
دیا چھوڑ بھیرے کو یعقوب نے
جہر میں یہ آیا ہے میں پانچ چیز
نہوے جن میں اوزہ انسان ہے
ہی اول تو بھیرا وہ یعقوب کا

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ

پس اب چاہے مجھ کو صبر جمیل
کہوں کیا ہی صبر جمیل حبیب
کروں صبر کے اب میں درجیاں
کرے صبر جو ہو سکرات کم
خرا اسکے حشر ہی اسکا تاب
بنی نے کہا یوں کہے خدا
قیامت کو اوگی مجھ کو حیا

سمجھرا کے معنوں کو نے قال و قیل
نہ شکوہ نہ رونا ہو حسین نصیب
کہ ہو تجھ پر سب اسکی خوبی عیان
نہ جان کندہ کی کا اُسے ہو الم
جو دیکھو تو عقیل میں ہی حساب
مصیبت کو جسے میرے لیا
کہ تو لون عمل کے میرا سنگا

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ

مدد چاہتا ہوں میں اللہ سے
جو کچھ کہتے ہو تم ہے سرسرد رو
کہا ہے یہ کعب ابن جبار نے
کوئی میں ہوئی جبکہ یوسف کورات
ہوئی ایسی وحشت کہ رو لگا
گنہ میرے پچھلے تو تھے جیسا
خلیل اور اسحاق کے واسطے
پہہ دیکھہ اسکا رونا فرشتے تمام

تمھاری میں اس دم بری راہ
ہنیں بات کو کچھ تمھاری فروغ
روایت کو یوں اس خبر دار نے
ہوئی اس اندھیر سی ظلمات
اٹھا سر فلک کی طرف یوں
اگر آنے بدلے میں ہے غدا
گنہ میرے یارب تو آنجہ
لگے رونے اور بولنے یہ کلام

انہیں چاہے گرو پھر نے دیا
جو دیکھے تو ہے نور و مان جلو گر
ہے نور اس کو نے میں سمایا ہوا
سبھی سجدہ کرے میں وہاں جیسا
ہوتا تو ہم کو یہ رست نہ تھا
وہاں ملک میں آسکتے دو غلام
اور اس دوسرے کا ہے مامل تو ان

وے شرمائے اور اترنے دیا
کوئے پر جو مالک نے کی تک نظر
سید ایک ابرہہ چھایا ہوا
وحوش افرطیو اور سباع و دوا
یہ کہتے ہیں یوسف کو گریہ کو
یہ دیکھا جو مالک نے قصہ تمام
کہوں ایک کا نام شری تو جان

فارس لو وارد کھم فاذلی دلوۃ ط

کوئے میں دیا ڈول کو اسنی مال
وہی ہے کرے آب کی طلب
وہ دے قوم کو اپنی ساری ملا
کوئے پر اسی نے کیا اہتم
وہیں آئے چیریل بل ص نیاز
یہ ہے ڈول تم اس پہ جانیجہ لو
ہوا کس طرف کو ہمارا رسل
سنہا پنے کو دیکھا ہے اس میں کبھی
کہا دل میں تیرے کچھ اسی تھے

دیا بھیج وارو کو یہ دیکھ حال
کہوں تجھ سے وارد کھم فاذلی
وہ وارو ہو پانی پر اور اس کو
جو مالک کا تھا ایک مامل غلام
کوئے میں کیا ڈول حدم دراز
کہا ان سے اب جلد تیار ہو
کہا پھر کہان کو اخی جیریل
کہا جھکو ہی یاد بھی آرسی
کہا تب یہ یوسف نے مان یا دے

یہ کہتے ہیں یوسف کو گریہ کو
یہ دیکھا جو مالک نے قصہ تمام
کہوں ایک کا نام شری تو جان

جو ہوتا کبھی رات کو نے حجاب
خدا نے جب آدم کو پیدا کیا
جو صورت تھی آدم کی قبل از گناہ

نوگو یا کہ آیا نخل آفتاب
اُسے حسن و صورت کا مالک کیا
وہ یوسف میں اسی بلا اشتباہ

قَالَ يَا بَشْرَى هَذَا غَلَامٌ

کہا اُسنی خوش ہو یا غلام
کہا جا کے بشرانے مالک سیج

یہ مامل سے اسوقت نخل کلام
مبارک تیرے گھر میں آیا راج

وَاسْرُوفَهُ بِضَاعَةً

غلاموں کو مالک کے چہر یوں کہا
کہا اور لوگوں سے کہنا یہ تم
کہا اگر کہیں ہم عنیت اسے
اگر ہم کہیں گے خرید ہے اب
امانت کا حیلہ کہا اس لئے
کہا ہے یہ بعض حکیموں نے یار
اور وہ چیز کچھ جسکی قیمت نہو
صرف میں ہے ہوتی و نامیں ہشک
ہے پتھر میں چاندی و سوئے کا گھر
ہو کپڑے لے اندر سی ریشم نمود

اسے اپنے اسباب میں دچھا
امانت کسی کی ہے تا ہونہ کم
تو ہر ایک اگر نصیب اس سے لے
شریک اور سہیم زمین ہو و سب
کہ کوئی نصیب اس سے ہرگز نہ لے
کہ ہے قیمتی چیز کا دل سے سیا
ذرا اسکی کچھ دل میں الفت نہو
وہ نافرمانیوں تجھ سے کھال خشک
ہو اشتہد مکھی میں باور تو کر
جو دیکھو تو ہی اصل ریشم کی دود

یوسف کو یوسف نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں نے ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں اور ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں اور ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں

یوسف نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں نے ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں اور ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں اور ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں

یوسف نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں نے ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں اور ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں اور ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں

یوسف نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں نے ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں اور ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں اور ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں کھائی ہیں

وَكَا فَوَافِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ

وے سب بھائی یوسف کے سیراز
روایت ہے موسیٰ علیہ السلام
کہ سجدہ نہ آدم کو تو نے کیا
کہا میں ہوں عاشق خدا کا نام
مجھے یوں کہا دیکھ لے طور کو
تیری عقل اس وقت جاتی رہی
اگر بند کرتا تو آنکھوں کو تب
مجھے آزاتا تھا آدم خدا
جو دیکھا خدا کے سوا طور کو
کیا پھر یہ مالک نے ان سے کلام
مجھے لکھ دو ایک اپنی جانب سے خط
کہ ہے یہ غلام کو بچا ہے اب
طلب کر کے شمعوں کا غدق سلم
تس اس سے لیکر کے کا غدق دیا
دیا اسکو مالک نے یوسف کو سنو
وہ خط پاس یوسف کے تب تک رہا

کے چند درہم کو اس سے
ہوئے اکلن ابلیس سے ہم کلام
بھلا اس میں دیکھا تھا کیا فاما
مجھے غیر کو سجدہ کرنا حرام
جو قائم رہے دیکھ اس نور کو
نظر طور کی طرف تو نے جو کی
تو ملتا اس وقت دیدار رب
نظر تیری دیکھے تھا کس طرف جا
نہ ظاہر کیا مجھے یہ اس نور کو
نہیں کوئی میرے پاس حجت تمام
اور مضمون اس خط کا ہوا اس منط
برجی اور عوی میں سب کے سب
کیا جو کہا اس طرح سے قسم
لکھیں اسے یعقوب کا بھی کیا
بہت سے مالک کے دل پر تھی حین
کہ پھر مصر میں بھائیوں سے ملا

وہ بھائیوں کو وہی خط کمال
کہا میں ہوں عاشق خدا کا نام
مجھے یوں کہا دیکھ لے طور کو
تیری عقل اس وقت جاتی رہی
اگر بند کرتا تو آنکھوں کو تب
مجھے آزاتا تھا آدم خدا
جو دیکھا خدا کے سوا طور کو
کیا پھر یہ مالک نے ان سے کلام
مجھے لکھ دو ایک اپنی جانب سے خط
کہ ہے یہ غلام کو بچا ہے اب
طلب کر کے شمعوں کا غدق سلم
تس اس سے لیکر کے کا غدق دیا
دیا اسکو مالک نے یوسف کو سنو
وہ خط پاس یوسف کے تب تک رہا

وہ بھائیوں کو وہی خط کمال
کہا میں ہوں عاشق خدا کا نام
مجھے یوں کہا دیکھ لے طور کو
تیری عقل اس وقت جاتی رہی
اگر بند کرتا تو آنکھوں کو تب
مجھے آزاتا تھا آدم خدا
جو دیکھا خدا کے سوا طور کو
کیا پھر یہ مالک نے ان سے کلام
مجھے لکھ دو ایک اپنی جانب سے خط
کہ ہے یہ غلام کو بچا ہے اب
طلب کر کے شمعوں کا غدق سلم
تس اس سے لیکر کے کا غدق دیا
دیا اسکو مالک نے یوسف کو سنو
وہ خط پاس یوسف کے تب تک رہا

وہ بھائیوں کو وہی خط کمال
کہا میں ہوں عاشق خدا کا نام
مجھے یوں کہا دیکھ لے طور کو
تیری عقل اس وقت جاتی رہی
اگر بند کرتا تو آنکھوں کو تب
مجھے آزاتا تھا آدم خدا
جو دیکھا خدا کے سوا طور کو
کیا پھر یہ مالک نے ان سے کلام
مجھے لکھ دو ایک اپنی جانب سے خط
کہ ہے یہ غلام کو بچا ہے اب
طلب کر کے شمعوں کا غدق سلم
تس اس سے لیکر کے کا غدق دیا
دیا اسکو مالک نے یوسف کو سنو
وہ خط پاس یوسف کے تب تک رہا

وہ بھائیوں کو وہی خط کمال
کہا میں ہوں عاشق خدا کا نام
مجھے یوں کہا دیکھ لے طور کو
تیری عقل اس وقت جاتی رہی
اگر بند کرتا تو آنکھوں کو تب
مجھے آزاتا تھا آدم خدا
جو دیکھا خدا کے سوا طور کو
کیا پھر یہ مالک نے ان سے کلام
مجھے لکھ دو ایک اپنی جانب سے خط
کہ ہے یہ غلام کو بچا ہے اب
طلب کر کے شمعوں کا غدق سلم
تس اس سے لیکر کے کا غدق دیا
دیا اسکو مالک نے یوسف کو سنو
وہ خط پاس یوسف کے تب تک رہا

کہا جاتو اور وہ چلا وہاں سے تھا
 جلد تارو نہ آوے یہاں
 جو دیکھا کہ بجائی ٹھہرتے نہیں
 یکارا نہیں اور رونے لگا
 گلے طوق زنجیر پانوں میں تھی
 گئے پانوں زنجیر سے جو بچل
 ہو واکا دل ہو گیا دیکھ نرم
 ذرا ٹھہرو یوسف کہ ہے کلام
 وہ جایا سن الیکے پانوں میں
 لگا پانوں کو چوٹ سے سب کے وہ
 کہا تم یہ رحمت خدا کی ہے
 نہ ضائع کرے مگر گر خدا
 نڈے مگر اللہ ہرگز عذاب
 پس اب مگر پیچھے ہمارا سلام
 پھر اگر کے مالک پکڑا کے ہاتھ
 روایت ہے ابن عباس سے
 وہ رونے لگا اور بجائی تمام

جو بجائیوں دیکھا تو پانوں اٹھا
 ہوسے اس جگہ سے وہ بجائیوں
 نظر اس کی جانب کو کرتے نہیں
 قدم راہ میں تیز ہونے لگا
 بہ آفت نہ آئی تھی اس کبھی
 اکھر کے زمین پر گرا منہ کے بھل
 کہا سب کو آئی نہیں مگر شرم
 یہ سن کر کے بجائی وہ ٹھہرا
 سر اور انکی آنکھوں پہ پوسا دیا
 لگا گرد پھر گھوٹے سب کے وہ
 اگرچہ میں دیکھ آٹم سے ہے
 اگرچہ مجھے تم نے ضائع کیا
 میرا دل کیا گویا کر کہا ب
 جدام سے ہوتا ہوں انکی نام
 گیا مصر کو لے آئے اپنے ساتھ
 خدا جیکہ یوسف ہوا پاس سے
 لگے روکے کہنے یہ اسے کلام

وہ دیکھا کہ بجائی ٹھہرتے نہیں
 یکارا نہیں اور رونے لگا
 گلے طوق زنجیر پانوں میں تھی
 گئے پانوں زنجیر سے جو بچل
 ہو واکا دل ہو گیا دیکھ نرم
 ذرا ٹھہرو یوسف کہ ہے کلام
 وہ جایا سن الیکے پانوں میں
 لگا پانوں کو چوٹ سے سب کے وہ
 کہا تم یہ رحمت خدا کی ہے
 نہ ضائع کرے مگر گر خدا
 نڈے مگر اللہ ہرگز عذاب
 پس اب مگر پیچھے ہمارا سلام
 پھر اگر کے مالک پکڑا کے ہاتھ
 روایت ہے ابن عباس سے
 وہ رونے لگا اور بجائی تمام

وہ دیکھا کہ بجائی ٹھہرتے نہیں
 یکارا نہیں اور رونے لگا
 گلے طوق زنجیر پانوں میں تھی
 گئے پانوں زنجیر سے جو بچل
 ہو واکا دل ہو گیا دیکھ نرم
 ذرا ٹھہرو یوسف کہ ہے کلام
 وہ جایا سن الیکے پانوں میں
 لگا پانوں کو چوٹ سے سب کے وہ
 کہا تم یہ رحمت خدا کی ہے
 نہ ضائع کرے مگر گر خدا
 نڈے مگر اللہ ہرگز عذاب
 پس اب مگر پیچھے ہمارا سلام
 پھر اگر کے مالک پکڑا کے ہاتھ
 روایت ہے ابن عباس سے
 وہ رونے لگا اور بجائی تمام

وہ دیکھا کہ بجائی ٹھہرتے نہیں
 یکارا نہیں اور رونے لگا
 گلے طوق زنجیر پانوں میں تھی
 گئے پانوں زنجیر سے جو بچل
 ہو واکا دل ہو گیا دیکھ نرم
 ذرا ٹھہرو یوسف کہ ہے کلام
 وہ جایا سن الیکے پانوں میں
 لگا پانوں کو چوٹ سے سب کے وہ
 کہا تم یہ رحمت خدا کی ہے
 نہ ضائع کرے مگر گر خدا
 نڈے مگر اللہ ہرگز عذاب
 پس اب مگر پیچھے ہمارا سلام
 پھر اگر کے مالک پکڑا کے ہاتھ
 روایت ہے ابن عباس سے
 وہ رونے لگا اور بجائی تمام

ماچون سے منہہ کو کیا میرے لال
کیا بند بانی اور کھانا میرا
ہیان مک تو کی بھائیوں نے ہی غور
کیا طوق وز بخیرین مجھ کو اب
طرح قید یوں گے بناتے یہ ہوں
اگر زندہ ہوتی تو تو دیکھتی
یہ کہہ کر کے روتا تھا یوسف پڑا
کہ اسے سیر فرزند یا حسرتا
یہ سنکر کے آواز غش کر گیا
پھر آواز آئی کہ اب صبر کر
تھا اک مالک ابن دغر کا غلام
سے روئے یوسف تھا اس میں
نہا کر کے مالک کو پھر یوں کہا
مادہ اسی دی قافلے میں تمام
لگے ڈھونڈھنے ہر طرف کو سب
کسی لیا دیکھ اسی قبر پر
خبر تیرے مولا پہلے سی دی

ملایا نون نیچے مجھے سب سے ڈال
نہ تھا وہاں یہ چھ آب و دانا میرا
دیامح مجھ کو غلاموں کی طور
خدا جلتے چھوٹوین اس سے کب
کئی دن سی میں فقر و فاقہ ہوں
جو کچھ مجھ پر گوری ہے سب سبھی
اسی قبر سی پھر یہ اسی صدا
میرے نور کے عین و احسرتا
کہ داغ الم سی جگر بھر گیا
جگر ہی میں رکھ لیا سو جگر
بیچ اسکا مالک نے رکھا تھا نام
وہ یوسف کی رہتا سدا چاہ میں
کہ تیرا غلام آج جاٹا رہا
کہ کم ہو گیا ہے ہمارا غلام
ہر ایک کو تھی یوسف کی سچا طلب
کہا پھر یہ یوسف سے لئے خبر
کہ نہ اعتبار اسکا کیجی کبھی

یوسف کو لایا نون نیچے مجھے سب سے ڈال
نہ تھا وہاں یہ چھ آب و دانا میرا
دیامح مجھ کو غلاموں کی طور
خدا جلتے چھوٹوین اس سے کب
کئی دن سی میں فقر و فاقہ ہوں
جو کچھ مجھ پر گوری ہے سب سبھی
اسی قبر سی پھر یہ اسی صدا
میرے نور کے عین و احسرتا
کہ داغ الم سی جگر بھر گیا
جگر ہی میں رکھ لیا سو جگر
بیچ اسکا مالک نے رکھا تھا نام
وہ یوسف کی رہتا سدا چاہ میں
کہ تیرا غلام آج جاٹا رہا
کہ کم ہو گیا ہے ہمارا غلام
ہر ایک کو تھی یوسف کی سچا طلب
کہا پھر یہ یوسف سے لئے خبر
کہ نہ اعتبار اسکا کیجی کبھی

یوسف کو لایا نون نیچے مجھے سب سے ڈال
نہ تھا وہاں یہ چھ آب و دانا میرا
دیامح مجھ کو غلاموں کی طور
خدا جلتے چھوٹوین اس سے کب
کئی دن سی میں فقر و فاقہ ہوں
جو کچھ مجھ پر گوری ہے سب سبھی
اسی قبر سی پھر یہ اسی صدا
میرے نور کے عین و احسرتا
کہ داغ الم سی جگر بھر گیا
جگر ہی میں رکھ لیا سو جگر
بیچ اسکا مالک نے رکھا تھا نام
وہ یوسف کی رہتا سدا چاہ میں
کہ تیرا غلام آج جاٹا رہا
کہ کم ہو گیا ہے ہمارا غلام
ہر ایک کو تھی یوسف کی سچا طلب
کہا پھر یہ یوسف سے لئے خبر
کہ نہ اعتبار اسکا کیجی کبھی

یوسف کو لایا نون نیچے مجھے سب سے ڈال
نہ تھا وہاں یہ چھ آب و دانا میرا
دیامح مجھ کو غلاموں کی طور
خدا جلتے چھوٹوین اس سے کب
کئی دن سی میں فقر و فاقہ ہوں
جو کچھ مجھ پر گوری ہے سب سبھی
اسی قبر سی پھر یہ اسی صدا
میرے نور کے عین و احسرتا
کہ داغ الم سی جگر بھر گیا
جگر ہی میں رکھ لیا سو جگر
بیچ اسکا مالک نے رکھا تھا نام
وہ یوسف کی رہتا سدا چاہ میں
کہ تیرا غلام آج جاٹا رہا
کہ کم ہو گیا ہے ہمارا غلام
ہر ایک کو تھی یوسف کی سچا طلب
کہا پھر یہ یوسف سے لئے خبر
کہ نہ اعتبار اسکا کیجی کبھی

یوسف کو لایا نون نیچے مجھے سب سے ڈال
نہ تھا وہاں یہ چھ آب و دانا میرا
دیامح مجھ کو غلاموں کی طور
خدا جلتے چھوٹوین اس سے کب
کئی دن سی میں فقر و فاقہ ہوں
جو کچھ مجھ پر گوری ہے سب سبھی
اسی قبر سی پھر یہ اسی صدا
میرے نور کے عین و احسرتا
کہ داغ الم سی جگر بھر گیا
جگر ہی میں رکھ لیا سو جگر
بیچ اسکا مالک نے رکھا تھا نام
وہ یوسف کی رہتا سدا چاہ میں
کہ تیرا غلام آج جاٹا رہا
کہ کم ہو گیا ہے ہمارا غلام
ہر ایک کو تھی یوسف کی سچا طلب
کہا پھر یہ یوسف سے لئے خبر
کہ نہ اعتبار اسکا کیجی کبھی

کہ جتنے تھے گھوڑے و خرافے
 مرنے لگے ہو کر دیوسف کے جمع
 کسی کو کسی کی نہ پہچان تھی
 ہوا پھر نمود ایک ابر سیاہ
 اور اس سے کہویر کے بیضے کے گنگ
 عذاب انکو نقش نگین ہو گیا
 سنا یہ تھا اس زمانہ میں حال
 عذاب خدا سب یہ ہوتا نمود
 کہا سب نے رورو کے آپ میں
 کہ جس کی بلا سب آگئے
 کرو ملکے سب تو کے آگئے دعا
 کہا حسنی مارا تھا دیوسف کو آ
 تاجا میں مارا تھا دیوسف کو آج
 سنا میں نے لڑتا تھا دیوسف دعا
 کہا تبت یہ مالک نے اب بخرد
 لے اب ساتھ اپنے ڈبویا میں
 نواب عاجزی جا کر ہے پاس

گئے سب کے سب بھاگ اید ہر
 وہ پروا تو نہی طرح سب گشت
 پڑی اپنی اپنی دُمان جان کی
 وہ چلتا ہوا جیسے عاشق کی راہ
 برسنے لگے سب کلوح اور سنگ
 ہلاکت کا سب کو یقین ہو گیا
 اگر ظلم اک شخص کرتا کمال
 براتا سب نے دماغوں سے وود
 کہ کس نے کیا تم میں ایسا گناہ
 خدا کے غضب میں یہ اب آگئے
 ہلاکت سی ہم سب کو لے وہ چکا
 کہ میں ہوں ہوا جس سے جو رخصا
 خدائے ہمارا کیا یہ علاج
 دعا سے ہوا ہم یہ یہ ماجرا
 نہیں دیکھتا اپنا تو نیک و بد
 غرض دونوں عالم سے کیا ہمیں
 کہ راضی ہو تجھ سے ہو واداس

کہ جتنے تھے گھوڑے و خرافے
 مرنے لگے ہو کر دیوسف کے جمع
 کسی کو کسی کی نہ پہچان تھی
 ہوا پھر نمود ایک ابر سیاہ
 اور اس سے کہویر کے بیضے کے گنگ
 عذاب انکو نقش نگین ہو گیا
 سنا یہ تھا اس زمانہ میں حال
 عذاب خدا سب یہ ہوتا نمود
 کہا سب نے رورو کے آپ میں
 کہ جس کی بلا سب آگئے
 کرو ملکے سب تو کے آگئے دعا
 کہا حسنی مارا تھا دیوسف کو آ
 تاجا میں مارا تھا دیوسف کو آج
 سنا میں نے لڑتا تھا دیوسف دعا
 کہا تبت یہ مالک نے اب بخرد
 لے اب ساتھ اپنے ڈبویا میں
 نواب عاجزی جا کر ہے پاس

کہ جتنے تھے گھوڑے و خرافے
 مرنے لگے ہو کر دیوسف کے جمع
 کسی کو کسی کی نہ پہچان تھی
 ہوا پھر نمود ایک ابر سیاہ
 اور اس سے کہویر کے بیضے کے گنگ
 عذاب انکو نقش نگین ہو گیا
 سنا یہ تھا اس زمانہ میں حال
 عذاب خدا سب یہ ہوتا نمود
 کہا سب نے رورو کے آپ میں
 کہ جس کی بلا سب آگئے
 کرو ملکے سب تو کے آگئے دعا
 کہا حسنی مارا تھا دیوسف کو آ
 تاجا میں مارا تھا دیوسف کو آج
 سنا میں نے لڑتا تھا دیوسف دعا
 کہا تبت یہ مالک نے اب بخرد
 لے اب ساتھ اپنے ڈبویا میں
 نواب عاجزی جا کر ہے پاس

کہ جتنے تھے گھوڑے و خرافے
 مرنے لگے ہو کر دیوسف کے جمع
 کسی کو کسی کی نہ پہچان تھی
 ہوا پھر نمود ایک ابر سیاہ
 اور اس سے کہویر کے بیضے کے گنگ
 عذاب انکو نقش نگین ہو گیا
 سنا یہ تھا اس زمانہ میں حال
 عذاب خدا سب یہ ہوتا نمود
 کہا سب نے رورو کے آپ میں
 کہ جس کی بلا سب آگئے
 کرو ملکے سب تو کے آگئے دعا
 کہا حسنی مارا تھا دیوسف کو آ
 تاجا میں مارا تھا دیوسف کو آج
 سنا میں نے لڑتا تھا دیوسف دعا
 کہا تبت یہ مالک نے اب بخرد
 لے اب ساتھ اپنے ڈبویا میں
 نواب عاجزی جا کر ہے پاس

کہ جتنے تھے گھوڑے و خرافے
 مرنے لگے ہو کر دیوسف کے جمع
 کسی کو کسی کی نہ پہچان تھی
 ہوا پھر نمود ایک ابر سیاہ
 اور اس سے کہویر کے بیضے کے گنگ
 عذاب انکو نقش نگین ہو گیا
 سنا یہ تھا اس زمانہ میں حال
 عذاب خدا سب یہ ہوتا نمود
 کہا سب نے رورو کے آپ میں
 کہ جس کی بلا سب آگئے
 کرو ملکے سب تو کے آگئے دعا
 کہا حسنی مارا تھا دیوسف کو آ
 تاجا میں مارا تھا دیوسف کو آج
 سنا میں نے لڑتا تھا دیوسف دعا
 کہا تبت یہ مالک نے اب بخرد
 لے اب ساتھ اپنے ڈبویا میں
 نواب عاجزی جا کر ہے پاس

کہا جس نے پیدا کیا آسمان
وہ اللہ ہے وحدہ لا شریک
سچوں نے کہا اُس سے اب جان ہم
بتوں کو دیا توڑ سب نے تمام
چلا یہاں سے پھر قافلہ قصہ کہ
اکٹھی ہوئی آ کے خلقت وہاں
اُس سے دیکھ کر سار حیران رہے
بلا کر مصور کو تختہ سر کی
عبادت لگے کرنے اُس کو تمام
کہا یہ کہ یوسف ہی مہربان
گئے سال س قوم ایک ہزار
خدا کے ہی کاموں سے کچھ
کوئی دیکھ کر اُس کو کافر ہوا
کوئی دیکھ کر اُس کو مسلمان ہوا
وہاں سے گیا قافلہ سر کو
امیر اُس نے کا سوتا تھا سب
کوئی اُس کو کہتا ہے اچھے امیر

کیا قائم اُس نے زمین و زمان
نہیں دوسرا کوئی اُس کا شریک
خدا نے پر ترے کا ایمان ہم
عبادت لگے کرنے حق کی مہم
ہوا تہہ لبان یہ اُس کا گذر
جو یوسف کے تھا بیٹھنے کا مکان
وہ تصویر کی طرح حیران رہے
سچوں نے وہ یوسف کی تصویر
ہوئے اُس کی تصویر کے سب غلام
نہ پوچھے جو اُس کو تو مردود ہے
پرستش میں یوسف کے تھے لہجہ
وہ تھی شکل یوسف کی جو جلوہ گر
وہ تصویر کو اُس کی پوجا کیا
ولی بندہ خاص سبحان ہوا
کہ سمجھا سچوں نے جہاں سے
نظر خواب میں اُس کو آیا عجب
کہ آیا ہے اسجا یہ مہربان

یوسف کو دیکھ کر اُس کو کافر ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو مسلمان ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو کافر ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو مسلمان ہوا

یوسف کو دیکھ کر اُس کو کافر ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو مسلمان ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو کافر ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو مسلمان ہوا

یوسف کو دیکھ کر اُس کو کافر ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو مسلمان ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو کافر ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو مسلمان ہوا

یوسف کو دیکھ کر اُس کو کافر ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو مسلمان ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو کافر ہوا
یوسف کو دیکھ کر اُس کو مسلمان ہوا

سفر میں وہ ہو تو سفر میں یہ ہو
اگر آدمی زاد یہ ہو
مے وہ تو یہ بھی مرا کے ساتھ
فرشتے جو تھے گھوڑوں اور سوا
تھے حکم ہے جس کی تعظیم کا
جب آیا قریب اس کے یوسف امیر
لگا پوچھنے کون سے تو بتا
یہ شکر تحریں وہ ہو گیا
کہا تجھ کو دی جس نے میری خبر
کہا میرے جو تو کہہ سو کروں
کہا تو بتوں کے سینے توڑ کر
کہا حل تو بت پاس میرا اگر
تو اس شرط پر توڑتا ہوں انہیں
کہا اس کو یوسف نے قادیان ہی
تو حل ساتھ میرا دکھاؤں تجھے
یہہ گرا تھا یوسف سے باتیں کھڑا
کہ شکریہ تجھے پڑا ہی شام

حضرتین وہ ہو تو حضرتین یہ ہو
تو جن بھی مرض میں گرفتار ہو
غرض اسکی سب باتیں اسکے ساتھ
امیر زمان کو کہا یوں پکار
وہ یوسف ہی دیکھ اسکو اگر در
کھڑا ہو گیا وہ امیر کبیر
کہا خواب میں تُو دیکھا جوتا
کہا تجھ سے کسے پہت کہا
اُسے تیری محکومی حتی خبر
مخالف میں تیرے کسی رہن
دل سے کو اب نار سے نور کر
تجھے اس سے سجد کیا سیر
میں دل بھی چھوڑا ہوں اُنہیں
اگر تجھکو اس بات کا ہے قلق
میں اس راو پر پھر لاؤں تجھے
وہ یوسف کے تجھے سے دیکھا گیا
جلیانی ہے وہاں بندھی اکیقطا

[illegible]

ٹھہرتی نہ تھی اُنکے اوپر نگاہ
 کہ خورشید و مہ اپانے پاس گئے تھے
 کسی کا نہ اُس پر ذرا دل گیا
 نہ پوچھی کسی نے بھی یوسف کی بات
 تو سمجھا کہ مجھ سا نہیں دوسرا
 نہیں ہے ہمارے یہاں کچھ کمی
 کہ مجھ سا نہ ہو گا کوئی دوسرا
 مقرب کوئی ایسا ہوتا کب
 ذرا دیکھ اپنے پیسے ویا
 ہزاروں کھڑے ماتھے میں لے لے
 بٹھے دیکھ لیں ستوتے اب کمال
 جناب الہی میں سجدہ کیا
 میں تو بہرے آگے دل سے کروں
 جو دیکھے تو خلقت ہے نے انتہا
 ہر ایک کو ہی یوسف کی جاہ و طلب
 اٹھا طوف کعبے کو وہ ایک رات
 جدھر دیکھو او وہر حکمتا تھا نور

ہزاروں ہین اسجا پر خوردید ماہ
 عجب صورتیں اور عجب رنگ تھے
 وہاں جب کہ یوسف کا محمل گیا
 کیا کچھ نہ اس کی طرف التفات
 سنی اپنے پھر غیب سے یہ ندا
 تیرے مثل کے ہین بہت آدمی
 اسی طرح موسیٰ کی دل میں کہا
 کیا میں نے دیدار حق سے طلب
 کہا حق نے موسیٰ کی یون کیا
 جو دیکھے تو موسیٰ کی شکل اولیٰ
 یہ کہتے ہین یارب دکھا و جمال
 اتر اپنے گھوڑے یوسف نے آ
 کہا میں خدا کا گنہگار ہوں
 ہوا حکم یوسف کو سر تو اٹھا
 چلے آتے ہین پاس یوسف کے سب
 براہیم ادہم کی سن وار دات
 عجب چاندنی کا تھا اس شب ظہور

کے عطا کی سب کا ارادہ یہ تھا
کہ بیٹا سے کہو کہ تم بھی میری
پنیا ایک لاکھ بھی بیت جمع کر
روایت کوئی منزل کہ میرا پر
نے ظاہر ہو یوسف کا اس میں کمال
عجب طرح کا دیکھا تھا میں حال

نیت تمام کے کر کے
 فریب آ کے یوسف کے
 اور ایک ابرہہ یوسف
 خط تھا وہ جا باتھا یوسف
 تیار تو وہ لطف

خدا کا پیغام مصر کی پادشاہی پر
 کیا گیا جبکہ وہ ملک ان کے ہاتھ میں
 رہا۔ یوسف نے کہا کہ میں نے اسے
 فراموش نہیں کیا۔ میں نے اسے فراموش
 نہیں کیا۔ میں نے اسے فراموش نہیں
 کیا۔ میں نے اسے فراموش نہیں کیا۔

پھر پھر کے بعد اس کو آیا جو ہوش
جلاوشت غرت میں چند ایک قدم
گیا وور کر بادشاہ اس کے پاس
کہا اس سی پوشاک سیری بہہ
بہہ سن بستہ ہوا سی کہا
میں سرکار کا ہوں قدمی غلام
کہان ہو کے مجھ سے ترک اب
کیا ابن اوہم نے ازاوا سے
قبلے حیرا ورتاج شہی
وہ دی آئی ایک کملی سیا
لی اسنے اس وقت کے کی راہ
گیا چھوڑا ایک گھر میں طفل صغیر
ہوا جب کہ وہ طفل گھر میں برا
کیا ماسے سب اسکا تفتیش حال
کہا مانے ایک روز بہر سکار
برس تیس گزرے نہ آیا اور
سنہ کہ کعبے میں رہتا وہ

تو آیا عجیب طرح کا دل میں جوش
غلام ایک دیکھا چراتا غم
دلے درو باطن سی جہا اوس
تو کڑے پرانے مجھے لے دے
بہہ گلہ غم کا ہی سب شاہ کا
چراتا ہوں انکے تین صبح و شام
بہہ پوشاک بچھو مبارک سب
غم بخش دین کرویات ادا
گلے میں جو پوشاک دلچسپی
اور ایک سخت ترولیدہ کہنے کلا
رہا پھر عبادت میں تمام بچا
نہایت حسین اور بہت لذیر
کہا ماسے بابا ہوا کیا میرا
رہی دیر تک پھر ہی قیل و قال
گیا تھا وہ حیران ہو کر سوا
نہیکہا کبھو کے پھر اس کا گھر
پرے پرے جو کچھ سہرہ ہوتا

ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں

ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں

ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں

ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں
ہم سب ایک ہی وقت میں

بہ سنتے ہی خلقت کے کرار و حام
 ہر ایک نے دنیا ایک دیار ڈال
 ہوئی ساٹھ لاکھ آئین در شاہ
 مگر بنے دیکھا سو خوش گریا
 دلون میں کیا عشق ہے بسکہ خوش
 اُسے دیکھہ کوئی نہ پھر جا سکے
 غلاموں سی مالک نے یوں کہہ دیا
 جو گھر سے نکالا نہ پھر خوش تھا
 نہ طاقت تھی وہ اپنے گھر کو چلین
 جو بجائی کپارے تو بولیں نہیں
 کہیں کان میں بات کو گر کپار
 یہ کچھ شاعر کا تکلف نہیں
 ہوا دو سرا دن تو دنیا دو دو
 ذرا دیکھ لیں پھر بھی ہم ایک نگاہ
 اس طرح مالک کے گھر ماجرا
 وہاں ایک زمین اونچی سی تھی
 بنایا پھر اس پر بلند ایک مکان

گھسے گھر میں مالک کے سب خاص و عام
 کہ یوسف کا دیکھیں کسی دجال
 ہوا تو وہ زر وہ گھر ایک ر
 نہ ہٹ کر کے پھر اپنے وہ گھر گیا
 کسی کا نہ باقی رہا آئین ہوش
 نہ گھر میں سے دروازے تک اسکا
 کہ لے جاؤ ایک ایک بھاٹھا
 ہر ایک کو وہاں خواب خرگوش تھا
 زمین پر پڑے اٹریوں کو ملین
 نہ ہنچا میں اور لب کو کھولیں نہیں
 سننے کوں و سب سے نے اختیار
 سمجھ لے یہ قصہ ہوا یوں نہیں
 دے سب نے اور کون ہے ارزو
 بہین قتل کرتی رہے یوسف کی جاہ
 دکھانے کا یوسف کے دس دن
 اُسے خوب مالک نے وہاں صبا کی
 نہایت ہی خوش قطع مثل شہان

کہ یوسف کا دیکھیں کسی دجال
 ہوا تو وہ زر وہ گھر ایک ر
 نہ ہٹ کر کے پھر اپنے وہ گھر گیا
 کسی کا نہ باقی رہا آئین ہوش
 نہ گھر میں سے دروازے تک اسکا
 کہ لے جاؤ ایک ایک بھاٹھا
 ہر ایک کو وہاں خواب خرگوش تھا
 زمین پر پڑے اٹریوں کو ملین
 نہ ہنچا میں اور لب کو کھولیں نہیں
 سننے کوں و سب سے نے اختیار
 سمجھ لے یہ قصہ ہوا یوں نہیں
 دے سب نے اور کون ہے ارزو
 بہین قتل کرتی رہے یوسف کی جاہ
 دکھانے کا یوسف کے دس دن
 اُسے خوب مالک نے وہاں صبا کی
 نہایت ہی خوش قطع مثل شہان

مقام کے مالک کے گھر کی
ملح نمود کے طرح کر از دحام
تھی یوسف کی دیدار کی سبکدوش
غلام اب جواہر ماورے حیر
وزار دید اس معر کی کرون
توجہ وقت چاہا ہے
ہت کر و فر سے بہت باتمیز
نہ نیکرو مان اور نہ ہدی نہ شاخ
اور یکطرف تھے عورتوں کے پرے
ہوئے جمع سب لوگ یوسف کو
کہ خلقت اکٹھی ہوئی ہے ابھی
ترے دیکھنے کے مشتاق ہیں
کہا حق کو حی الذی لا یموت
خدا جانے کس شخص کو جھکوں
خرید اینہیں جھکوں کیا غلام
لیا جھکوا سجا یہ میں جان آ
جو چاہے سو کر میں ہوا تیری

معبد بھی سب پنجموعہ سی آ
 ہاڑ اور جنگل سے خلقت تمام
 چلے آئے جلدی سی مالک کے پاس
 زلیخا بھی بولی کہ سب عزیز
 اجازت ہو مجھ کو تو میں بھی چلوں
 کہا وہ کیا تجھ کو میں اختیار
 چلا آپ بھی اس طرف سی عزیز
 وہ میدان بڑا تھا نہایت فراخ
 ہوئے مرد سب یک طرف کو گھر
 کہا سب نے مالک کو اب یہاں جا
 لیا مالک سن پائس اور عرض کی
 جو مشہور امین بہ آفاق ہیں
 کیا سنکے یوسف نے اس میں کوت
 مجھے کس لئے اب یہ جانتے لے
 کہا پھر یہ مالک نے دیکر کے وام
 تھا جنگل میں کنعان کے آرون ہا
 کہا پھر یہ یوسف نے چھوئے

اور اس میں بھی مونی ہو
تیاروں کی صورت دیکھو
کلیں انجانیہ تھا نور
کہ ان کی بھی جا دور دور
کلیں ان کی بھی جا دور دور
وہ نور یوسف کا تھا مونی
کہ گردا گرد کیوں وہ دماغ
کہان قوت کیوں مانی
کہ سوچیں کہ تھے ماضون
وہ چراغ تھے مانی

وہ بھی طالب علم کی سادہ زبان میں لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کتاب سب کو سمجھنے کے لیے لکھی گئی ہے۔

تو گنتی میں ہر کے و سب سے ہر
فقط ایک یوسف کا تیر نظر
کہ خلتے چلے میں انکو ملے
وہ بے پردہ آیا نظر آفتاب
وے آتش کا ایک داغ سا لگا
ہوئے خشک دیکھا گئے حجاب
یہ بکنا ہے لے جو کہ زردار ہے
نہایت غریب اور قریب احباب
جو کہتا ہوں میں وہ کہتا ہے کہیں
عید الوطن خستہ اور غمین
کہ تجھ میں یہ باتیں نہیں ہیں کہیں

مرد و عورت جو ہو و شمار
سو آدھے تو ان میں مرد کچھ کر
اور آدھے مرد کس کے پانوں تلے
خدا نے دیا تھا اٹھاسب حجاب
یہ گل دیکھ کر سارے مر جھان گئے
تے مصری تھے گل اور وہ تھا آفتاب
کہا پھر کہ کوئی خریدار ہے
یہ لہر کا فصیح اور حسین اور آواز
لگا کہنے یوسف یہ کہتا ہوں
کہ ہے یہ غلام اب غریب و غین
کہا ہم یہ کہنے کے ہرگز نہیں

روایت

جنہوں نے کہ یوسف کو دیکھا تمام
خبر انہی حالات کی تم کو دون
نشہ دوسرے کو چڑھا تھا عجب
کہان تک میں احوال انکا کہوں
کہ تھی مصر میں ایک عورت کی ذات

کہا ابن عباس نے یہ کلام
ہوئے انکے سب تین سو کہوں
ہو ایک فرقہ تو حیران سب
ہو اتنے کو نہایت جنون
سنو ایک کہتا ہوں میں و اردا

یہ کتاب سب کو سمجھنے کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کتاب سب کو سمجھنے کے لیے لکھی گئی ہے۔

یہ کتاب سب کو سمجھنے کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کتاب سب کو سمجھنے کے لیے لکھی گئی ہے۔

فرشتہ ہے یا حور ہے یا پیری
کہا مجھ کو خالق نے سدا کیا
یہ صورت ہے اس کی عطا کی ہوئی
کہا اس نے لے میں سلمان ہوئی
کہ جس نے تجھے دی ہے یہ شکل حور
اس کی عبادت مجھے ہی ضرور
وہ یا مال وہ سب خدا کے لئے
بنا کر وہاں ایک عبادت کا گھر
اسی جا یہ آخر کو وہ مر گئی
پھر آئی زلیخا بھی ہو کر سوار
بدل انی پوشاک وزیر تمام
جو یوسف کے اگر مقابِل ہوئی
نہ تن کا رہا ہو شش نے جانکا
گرمی کھا کے غش ایک آواز
من یوسف کا احوال چھوڑا بہان

پہ کی گئی اس طرح صفت گری
 بشر کر کے محکوم ہو دیکھ
 غزالوں میں اُس کے نہیں کچھ کمی
 تیرے فیض سے صاحب ایمان ہوئی
 دیا ماہ و خورشید کا بھگو نور
 نہ تجھ سے علاؤ کہ ہے بہہ قصور
 بہت اُس نے مفلسوں کو لگے
 رہی مٹھی سارا لٹا مال و زر
 سخن اپنا پورا وہ سب کر گئی
 سپاہی بھی ہمراہ لیکر ہزار
 ہیں کر حلی و بان کو با احتشام
 وہیں دیکھ کر نیم بسمل ہوئی
 دل و جان سب اس نے قربان کیا
 نہایت ہوئی مضطر اور بے قرار
 زلیخا کی کہتا ہوں اب داستان

زلیخا کے احوال میں

زلیحجانے آواز کی کس لئے

یہ قول ابن عباس سن

کہا باپ نے اُسکا تو نے مکان
 کہا میں نے یہ اُسے پوچھا نہیں
 پھر اس طرح سی ہوئی بخیر
 چلی بھاڑ کپڑے وہ گھر سی نکل
 کیا باپ نے قید لاچار ہو
 رہی ایک برس قید محبوبی طور
 ولیکن ہوئی بعد مدت ہمیں
 کہ آیا وہی خواب میں نوجوان
 گئی دوڑ کر اُسکو جلدی لپٹ
 کہا امیرے ماہ و بدر سنہ
 قسم اُسکی جنبے بنایا تجھے
 کہ ہر جھکو ڈھونڈھون کہاں مکان
 بتاؤ مجھے تو ہی اپنا پتا
 کہا مصر میں مجھکو کرنا طلب
 سمجھ لے مجھے مصر کا تو عزیز
 کہا اُسے یوسف نے جسدِ مہر حال
 کہا باپ کے کھول زنجیر کو

نہ پوچھا کہ آخر ہے ہی کہاں
 کہ تیرا مکان کون سی عزت میں
 نہ سمجھی تھی جھگل ہے یہ یا گھر
 گئی عقل و ہوش سکی ساری نکل
 کہ رسوا نہ در شہر و بازار ہو
 اس عرصے میں اسکا ہوا حال اور
 قفس کا دکھایا وہی نورِ صین
 جسے دیکھ کھویا تھا تاب و توان
 کہ دل میں تھی اُسکے محبت پیٹ
 کیا اس طرح تو مجھکو حقیر
 عدم سی وہ دنیا میں لانا تجھے
 نہیں کوئی دیا ہے تیرا نشان
 کہ دل کو ہوتے کین اُس سے ذرا
 بغیر اُسکے تو مجھکو یاو گیا کب
 نکھو اس طرح اپنی عقل و تیز
 خوشی اُسکو حاصل ہوئی ہر حال
 بہنیں دخل اسجا پہ تیر کو

کیا میں نے اسے پوچھا کہ تیرا مکان کہاں ہے
 کہا میں نے یہ اُسے پوچھا نہیں
 پھر اس طرح سی ہوئی بخیر
 چلی بھاڑ کپڑے وہ گھر سی نکل
 کیا باپ نے قید لاچار ہو
 رہی ایک برس قید محبوبی طور
 ولیکن ہوئی بعد مدت ہمیں
 کہ آیا وہی خواب میں نوجوان
 گئی دوڑ کر اُسکو جلدی لپٹ
 کہا امیرے ماہ و بدر سنہ
 قسم اُسکی جنبے بنایا تجھے
 کہ ہر جھکو ڈھونڈھون کہاں مکان
 بتاؤ مجھے تو ہی اپنا پتا
 کہا مصر میں مجھکو کرنا طلب
 سمجھ لے مجھے مصر کا تو عزیز
 کہا اُسے یوسف نے جسدِ مہر حال
 کہا باپ کے کھول زنجیر کو

ان غنیمت میں روئی ہوں جج
 کیا میں نے اسے پوچھا کہ تیرا مکان کہاں ہے
 کہا میں نے یہ اُسے پوچھا نہیں
 پھر اس طرح سی ہوئی بخیر
 چلی بھاڑ کپڑے وہ گھر سی نکل
 کیا باپ نے قید لاچار ہو
 رہی ایک برس قید محبوبی طور
 ولیکن ہوئی بعد مدت ہمیں
 کہ آیا وہی خواب میں نوجوان
 گئی دوڑ کر اُسکو جلدی لپٹ
 کہا امیرے ماہ و بدر سنہ
 قسم اُسکی جنبے بنایا تجھے
 کہ ہر جھکو ڈھونڈھون کہاں مکان
 بتاؤ مجھے تو ہی اپنا پتا
 کہا مصر میں مجھکو کرنا طلب
 سمجھ لے مجھے مصر کا تو عزیز
 کہا اُسے یوسف نے جسدِ مہر حال
 کہا باپ کے کھول زنجیر کو

بی شوق یوسف میں کہتی تھی وہ
 کہ میں نے اسے پوچھا کہ تیرا مکان کہاں ہے
 کہا میں نے یہ اُسے پوچھا نہیں
 پھر اس طرح سی ہوئی بخیر
 چلی بھاڑ کپڑے وہ گھر سی نکل
 کیا باپ نے قید لاچار ہو
 رہی ایک برس قید محبوبی طور
 ولیکن ہوئی بعد مدت ہمیں
 کہ آیا وہی خواب میں نوجوان
 گئی دوڑ کر اُسکو جلدی لپٹ
 کہا امیرے ماہ و بدر سنہ
 قسم اُسکی جنبے بنایا تجھے
 کہ ہر جھکو ڈھونڈھون کہاں مکان
 بتاؤ مجھے تو ہی اپنا پتا
 کہا مصر میں مجھکو کرنا طلب
 سمجھ لے مجھے مصر کا تو عزیز
 کہا اُسے یوسف نے جسدِ مہر حال
 کہا باپ کے کھول زنجیر کو

کہ میں نے اسے پوچھا کہ تیرا مکان کہاں ہے
 کہا میں نے یہ اُسے پوچھا نہیں
 پھر اس طرح سی ہوئی بخیر
 چلی بھاڑ کپڑے وہ گھر سی نکل
 کیا باپ نے قید لاچار ہو
 رہی ایک برس قید محبوبی طور
 ولیکن ہوئی بعد مدت ہمیں
 کہ آیا وہی خواب میں نوجوان
 گئی دوڑ کر اُسکو جلدی لپٹ
 کہا امیرے ماہ و بدر سنہ
 قسم اُسکی جنبے بنایا تجھے
 کہ ہر جھکو ڈھونڈھون کہاں مکان
 بتاؤ مجھے تو ہی اپنا پتا
 کہا مصر میں مجھکو کرنا طلب
 سمجھ لے مجھے مصر کا تو عزیز
 کہا اُسے یوسف نے جسدِ مہر حال
 کہا باپ کے کھول زنجیر کو

کے سناکے میرا ہوا کسی نے میرا ایک
کے سناکے میرا ہوا کسی نے میرا ایک
کے سناکے میرا ہوا کسی نے میرا ایک
کے سناکے میرا ہوا کسی نے میرا ایک

کہ معشوق تھا اسکا وانا غیب
رہے تھا شب و روز و یاد میں
کہ آنکھوں سے جاتا رہا اس کے نور
ہوا اور دے اس کے جان ہو گئی
فقط ایک مشتاق ہوا تھا وہ
طرف اپنے بندے کے آ جاؤ
انہیں کی طرف ہے میرا شوق و فوق
کہ چاہے تجھے ایزد و الجلال
کروں اس کا یہ کچھ دیکھو شہ
اٹھا ایک دن وہ جو وقت پکا
کہ گریہ شاہ دو اہلی ہووے خوشی
زلیخا کا دنیا جو کچھ قبول
زلیخا یہ ہر ایک کی ہی نظر
طرف سے ہر ایک شاہ کے ہی رسول
اگر مصر کا ہے تو کر قبول
تیا اس کا کچھ ہم یا یا نہیں
تیرے واسطے اے نیک نام

تھا جس طرح عاشق خدا کا شعیب
وہ ہر وقت رہتا اسی ماویں
ہاں تک وہ رو یا خدا کے حضور
کہ اس کی غم سی کمان ہو گئی
نہ صحت کا طالب نہ دنیا کا وہ
چارم یہ ہے شوق اللہ کا
کہ ہے خدا جن کو میرا ہے شوق
تو کر حاصل اس طرح کا اب کمال
مجھے اب زلیخا پھر آئی ہے یا
زلیخا کا والد جو تھا پادشاہ
نہ میون اگر کے یون عرض کی
تو آئے ہیں ہر ملک سے یہاں رسول
کہ آئے ہیں یہاں سے پیغام پر
جسے چاہے امن کیجے قبول
کہا یہ زلیخا تے امن رسول
کہا مصر سے کوئی آیا نہیں
کہا باپ نے ہر طرف سے پیام

میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں
میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں
میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں
میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں

میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں
میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں
میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں
میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں

وہ میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں
وہ میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں
وہ میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں
وہ میرا دوست ہیں وہ کسی اور نہیں

کہ چالیس تھے بوجھ وہ بگیان
 یہ سب قافلہ بھر چلا مصر کو
 ہوئے خوش و مان کے سبھی خام
 نہایت خوشی کو حاصل ہوئی
 زلیخا نے اس کو کیا جب تیز
 کھانک رہی دیکھ کر وہ بھٹک
 یہ ہے کون مجھ کو بتا تو سہی
 یہاں شرم سی آپ کو کھول
 ذرا بولی بات کو کر تیز
 گری کھا کے غش اور ہوئی سقرار
 لگی کرنے دروالم سی خوش
 ہوا راگان میرا اس وقت پر
 گئی مصت یہ سب مشقت میری
 وہ اس غم میں مری پہلے ہوئی
 لگا درد سے اس کا دل پتہ شوق
 زلیخا تو اس غم سی گھبرا جا
 زمانہ الم کا گیا ہے گذر

سو دینار زر اور درم نقش جان
 یہ سب دیکھ رخصت کیا مصر کو
 ہوئے مصر میں جیکہ داخل تمام
 زلیخا جب انھیں داخل ہوئی
 گیا جگہ ہی پاس کے عزیز
 لیا آستین سی منہ لپے کوٹھک
 کہا اس نے باندھی جو پاس تھی
 کہا اس نے لڑکی تو چپ رہے بول
 یہ شوہر ہے تیرا سارا عزیز
 یہ سن کر کے یک سخت آواز
 جب لے آئے چھو اس اور ہوش
 کہا اے افسوس اتنا سفر
 ہوئی ساری برباد مخت مری
 عجب درد دل کے بیکل ہوئی
 بہت دل لہا اس کے ہوا جب فلق
 سنی ہاتھ غیب سے یہ ندا
 ذرا تھام دل کو تو اور صبر کر

زلیخا کی صورت نہایت
 دلکش تھی اور اس کی
 باتیں بہت ہی دلچسپ
 تھیں۔ وہ اپنے ہمراہ
 کئی کئی بیکریاں لے کر
 سفر کرتی تھیں۔ وہ اپنے
 سفر میں بہت ہی خوش
 رہتی تھیں۔ وہ اپنے
 سفر میں بہت ہی دلچسپ
 باتیں کرتی تھیں۔ وہ
 اپنے سفر میں بہت ہی
 دلچسپ باتیں کرتی تھیں۔

زلیخا کی صورت نہایت
 دلکش تھی اور اس کی
 باتیں بہت ہی دلچسپ
 تھیں۔ وہ اپنے ہمراہ
 کئی کئی بیکریاں لے کر
 سفر کرتی تھیں۔ وہ اپنے
 سفر میں بہت ہی خوش
 رہتی تھیں۔ وہ اپنے
 سفر میں بہت ہی دلچسپ
 باتیں کرتی تھیں۔ وہ
 اپنے سفر میں بہت ہی
 دلچسپ باتیں کرتی تھیں۔

زلیخا کی صورت نہایت
 دلکش تھی اور اس کی
 باتیں بہت ہی دلچسپ
 تھیں۔ وہ اپنے ہمراہ
 کئی کئی بیکریاں لے کر
 سفر کرتی تھیں۔ وہ اپنے
 سفر میں بہت ہی خوش
 رہتی تھیں۔ وہ اپنے
 سفر میں بہت ہی دلچسپ
 باتیں کرتی تھیں۔ وہ
 اپنے سفر میں بہت ہی
 دلچسپ باتیں کرتی تھیں۔

اسی کے برابر میں کا فوز ہو
 کہا جب یہ مالک نے یوسف کا مول
 کہا شے ہی جھگو یہ سب ہول
 دیا حکم اور جلد آیا وزیر
 کہا یہ جو کہتا ہے سو مول دو
 وہ دانا جو اس شے کا دستور تھا
 اسی وقت جا اور خزانے کو کھول
 رکھے ایک پلے میں سب مانج لا
 اٹھایا تو یوسف ہی بھاری ہٹا
 جہاں تک چڑھاتھے دنیا کو
 برابر میں یوسف کے ہوتا نہ تھا
 خزانہ جہاں تک کہ تھا مصر کا
 نہ باقی رہی کچھ خزانے میں چیز
 خزانے میں باقی ہے کچھ اور مال
 تحیر میں سنکر کے وہ ہو گیا
 وہ یوسف کے نور نبوت کا بوجھ
 خزانے پہ غالب رہا ستارہ

خسریہ و اگر کلمہ منظور ہو
کہا کرتے دیتا ہوں سب سے تول
نہوا اپنے دل میں تو ہرگز ملول
نہی اپنے آنے میں کچھ سنے
مقابل میں یوسف کے سب تول دو
سو وہ امر کا شے کے ماسور تھا
لگا دینے قیمت کو وہ تول تول
و مانیر لیکر کے یوسف کے
و نے اور دنیا را سپر چھا
تراز و میں ڈالین تھے انبار کو
وہ یوسف کا پلہ ہی غالب
وہ سب صرف قیمت میں کی ہو
لگا کہنے خازن سے پھر یوں
کہا کچھ نہیں سب لیا دیکھ حال
کہا اور دیوے کا بکو خ
اور اُس کے وہ ایمان کی تو تھا جو
برابر نہ اُترا وہ اس ماہ کے

[illegible]

کرے تھا وہ انسان کے سب کلام
 وہ کہتا تھا یوسف سی کا نیکفال
 کہ مول انیا ایک دن کیا تو نے آپ
 اور ایک چند درہم ہو تیرا مول
 خدائے تجھے دیکھ بھیجا آج
 خزانے جو تھے مصر کے خاص عام
 تعجب ہوا سنے کے بہت گاہ کو
 کہا پھر یہ یوسف سے اتنے نیکذا
 خزانہ جہاں تک کہ تھا مصر کا
 خزانے میں باقی نہ تھا ایک درہم
 کہا یہ تو اگر ارم حق نے کیا
 میں آنکھوں میں ہو مایہ سسلیں
 عوض اس خزانے اب مال اور
 کہ حق کا میں اپنے شاخو ان ہوں
 میں تیرا ہوں اور مال تیرا ہے یہ
 اس طرح مومن تو پہہ دلمیں جان
 خدا اس کے لیے میں دے دوں

اگرچہ پرندہ ہوا تھا بنام
 ذرا دل میں اس بات کا کخیال
 جدا ہو گیا تجھ سے تب تیرا باپ
 نہ پھر بولیو تو برائی کا بول نہ
 کیا مصر کا تیری قیمت میں باج
 ہوئے تیری قیمت میں بالکل تمام
 کیا شک کر پھر حق کی درگاہ کو
 تعجب کی اب یہہ ہوئی واردات
 برابر تیرے وزن کر کے دیا
 جو دیکھا تو اب کچھ نہیں اس میں کم
 خزانہ میرا مول میں سب دیا
 جو دینے میں آتا خزانہ قلیل
 خدائے دیا تجھ کو کرا کو غور
 کسی کا نہ ممنون جان ہوں
 سب اسباب و افعال تیرے یہہ
 خدا کی جو دی راہ میں مال و جان
 نہ اسکا کوئی کام رہتا ہے بند

یوسف سی کا نیکفال
 کہ مول انیا ایک دن کیا تو نے آپ
 اور ایک چند درہم ہو تیرا مول
 خدائے تجھے دیکھ بھیجا آج
 خزانے جو تھے مصر کے خاص عام
 تعجب ہوا سنے کے بہت گاہ کو
 کہا پھر یہ یوسف سے اتنے نیکذا
 خزانہ جہاں تک کہ تھا مصر کا
 خزانے میں باقی نہ تھا ایک درہم
 کہا یہ تو اگر ارم حق نے کیا
 میں آنکھوں میں ہو مایہ سسلیں
 عوض اس خزانے اب مال اور
 کہ حق کا میں اپنے شاخو ان ہوں
 میں تیرا ہوں اور مال تیرا ہے یہ
 اس طرح مومن تو پہہ دلمیں جان
 خدا اس کے لیے میں دے دوں

یوسف سی کا نیکفال
 کہ مول انیا ایک دن کیا تو نے آپ
 اور ایک چند درہم ہو تیرا مول
 خدائے تجھے دیکھ بھیجا آج
 خزانے جو تھے مصر کے خاص عام
 تعجب ہوا سنے کے بہت گاہ کو
 کہا پھر یہ یوسف سے اتنے نیکذا
 خزانہ جہاں تک کہ تھا مصر کا
 خزانے میں باقی نہ تھا ایک درہم
 کہا یہ تو اگر ارم حق نے کیا
 میں آنکھوں میں ہو مایہ سسلیں
 عوض اس خزانے اب مال اور
 کہ حق کا میں اپنے شاخو ان ہوں
 میں تیرا ہوں اور مال تیرا ہے یہ
 اس طرح مومن تو پہہ دلمیں جان
 خدا اس کے لیے میں دے دوں

یوسف سی کا نیکفال
 کہ مول انیا ایک دن کیا تو نے آپ
 اور ایک چند درہم ہو تیرا مول
 خدائے تجھے دیکھ بھیجا آج
 خزانے جو تھے مصر کے خاص عام
 تعجب ہوا سنے کے بہت گاہ کو
 کہا پھر یہ یوسف سے اتنے نیکذا
 خزانہ جہاں تک کہ تھا مصر کا
 خزانے میں باقی نہ تھا ایک درہم
 کہا یہ تو اگر ارم حق نے کیا
 میں آنکھوں میں ہو مایہ سسلیں
 عوض اس خزانے اب مال اور
 کہ حق کا میں اپنے شاخو ان ہوں
 میں تیرا ہوں اور مال تیرا ہے یہ
 اس طرح مومن تو پہہ دلمیں جان
 خدا اس کے لیے میں دے دوں

خبر کے جبریل نے دی تمام
 بنی نے کہا پھر بہشتیان کو
 کہا یا بنی میں نے تمہارا تھاپا
 ضرورت آئی ہے کچھ کمال
 زرہ وہ کہتا کا فروں سے لڑے
 دے درہم اسکو کہتے وہ ضرور
 کہا دین و دنیا میں شجھ کو خدا
 جو غنہ ان ہٹ کر بھرا یا وہ گھر
 قریب کے دیکھے تو کیسے ہیں اور
 ہر ایک کیسے میں چار سو میں ہم
 لکھا اپنے بخشش ہے رحمان کی
 نبوی قسدر یوسف کی ہشتاد
 خزانے کیا میں نے سب سے نام
 خریدا تھا یوسف کو حشا نے
 سنا ہے وہ تھے آدمی دش
 مرض میں گرفتار جا لیس ہزار
 طمع تھی کہ یوسف کو لیو نیلے ہم

کہ عثمان کا یا بنی ہے یہ کام
 کہ مجھ سے تم احوال سکا کہو
 زرہ اور درہم علی کو میں دون
 زرہ وہ جو ہے بے فرزند حال
 قدم اسکا پیچھے نہ ہر گز
 جو حاجت ہوا سب ہو و دور
 عرص میں ہر ایک کا دیو خدا
 وہی کیا اس کے پرا پھر نظر
 وہ گنتی میں دس تھے ذرا کیجو غور
 کسی میں نہ زیادہ کسی میں کم
 یہ تھیلی ہے عثمان بن عفان کی
 کہا اس طرح پھر یہ اس کو
 جو چاہے سو کرے یہ تیرا نام
 بہت کو کیا مردہ اس چاہے
 کہ زہرہ بھٹا ان کا سب ایک
 ہوئے سنکے یہ حال اور مقرر
 کسی کو نہیں لینے دیو نیلے ہم

وَقَالَ لَنَالِيَنَّ مَنَاصِيكَ اَمْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ
 اَشْتَرِي لَكَ اَمْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ
 اَشْتَرِي لَكَ اَمْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ
 اَشْتَرِي لَكَ اَمْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ

کہ عثمان کا یا بنی ہے یہ کام
 کہ مجھ سے تم احوال سکا کہو
 زرہ اور درہم علی کو میں دون
 زرہ وہ جو ہے بے فرزند حال
 قدم اسکا پیچھے نہ ہر گز
 جو حاجت ہوا سب ہو و دور
 عرص میں ہر ایک کا دیو خدا
 وہی کیا اس کے پرا پھر نظر
 وہ گنتی میں دس تھے ذرا کیجو غور
 کسی میں نہ زیادہ کسی میں کم
 یہ تھیلی ہے عثمان بن عفان کی
 کہا اس طرح پھر یہ اس کو
 جو چاہے سو کرے یہ تیرا نام
 بہت کو کیا مردہ اس چاہے
 کہ زہرہ بھٹا ان کا سب ایک
 ہوئے سنکے یہ حال اور مقرر
 کسی کو نہیں لینے دیو نیلے ہم

کہ عثمان کا یا بنی ہے یہ کام
 کہ مجھ سے تم احوال سکا کہو
 زرہ اور درہم علی کو میں دون
 زرہ وہ جو ہے بے فرزند حال
 قدم اسکا پیچھے نہ ہر گز
 جو حاجت ہوا سب ہو و دور
 عرص میں ہر ایک کا دیو خدا
 وہی کیا اس کے پرا پھر نظر
 وہ گنتی میں دس تھے ذرا کیجو غور
 کسی میں نہ زیادہ کسی میں کم
 یہ تھیلی ہے عثمان بن عفان کی
 کہا اس طرح پھر یہ اس کو
 جو چاہے سو کرے یہ تیرا نام
 بہت کو کیا مردہ اس چاہے
 کہ زہرہ بھٹا ان کا سب ایک
 ہوئے سنکے یہ حال اور مقرر
 کسی کو نہیں لینے دیو نیلے ہم

کہ عثمان کا یا بنی ہے یہ کام
 کہ مجھ سے تم احوال سکا کہو
 زرہ اور درہم علی کو میں دون
 زرہ وہ جو ہے بے فرزند حال
 قدم اسکا پیچھے نہ ہر گز
 جو حاجت ہوا سب ہو و دور
 عرص میں ہر ایک کا دیو خدا
 وہی کیا اس کے پرا پھر نظر
 وہ گنتی میں دس تھے ذرا کیجو غور
 کسی میں نہ زیادہ کسی میں کم
 یہ تھیلی ہے عثمان بن عفان کی
 کہا اس طرح پھر یہ اس کو
 جو چاہے سو کرے یہ تیرا نام
 بہت کو کیا مردہ اس چاہے
 کہ زہرہ بھٹا ان کا سب ایک
 ہوئے سنکے یہ حال اور مقرر
 کسی کو نہیں لینے دیو نیلے ہم

ہذا باتوں کو دیکھ کر مایوس ہو کر رہا کرتا تھا۔ وہ اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔

<p>جو مانگے وہی اسکو دے خدا خدا اسکو عجبی کی کچھنی دے خدا اسکو وہ اپنی درگاہ سے وہ دین اور دنیا پہ غالب ہوا جو چاہے اُسے سب سے اولیٰ ملے</p>	<p>اسی طرح طالب کا ہی ماجرا جو دنیا کو چاہے تو دنیا ملے جو عجبی کا طالب ہوا اللہ سے جو کوئی کہ مولا کا طالب ہوا اُسے دین و دنیا و مولا ملے</p>
--	--

حکایت

<p>عطا سب پہ کرتا تھا مارون رشید ہوئے جمع اسوقت اگر تما چوں نے لئے شاہ و مان کا اُسے ماتھے میں اپنے کر لے وہ بند بلا سگ وہ چیز اسکی آگئی گھر کہ تھی انکو مطلوب وہ خط چھوٹی شاہ کے جس سے کوئی شے دھرا ماتھے مجھ پر جو انکینام کہ دے جو کوئی ماتھے کو لگا سو میں اب یہ کہتی ہوں سہ کیکو میرا دل بہن چاہتا</p>	<p>حکایت ہے ہر سال میں روز ہو عید کا دن تو باندی غلام حیر اور دیبا و درہم سگا کہا جب کو جو چیز آوے پسند دیا جسنی ماتھے اپنا جب پھر دیا سب نے ماتھے اپنا اس شے پھر مگر ایک باندی نے ماتھے اپنا لے کہا شاہ کیا کیا تو نے کام کہا اس طرح شاہ کا حکم تھا وہ شے اسکو دیوینگے ہم مقصود نہیں مجھ کو درکار شے سوا</p>
---	---

ہذا باتوں کو دیکھ کر مایوس ہو کر رہا کرتا تھا۔ وہ اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔

ہذا باتوں کو دیکھ کر مایوس ہو کر رہا کرتا تھا۔ وہ اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔

ہذا باتوں کو دیکھ کر مایوس ہو کر رہا کرتا تھا۔ وہ اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔ میں نے اس دنیا کو چاہا ہے تو دنیا نے مجھے عجبی کا طالب بنوا دیا۔

آٹا و مین ایتھین

میں اور میرے سرور میں صفت تمام
پایہ خلاق کی ہے انعام
و بجزان اللہ
خدا میرا

وَيُجَانِبُ اللَّهَ

بِسْمِ اللَّهِ
خُدَا میرے نقصان سے پاک ہے
میرے رب عجب و تبارک
میرے رب عجب و تبارک

منزلہ تقدیر و تہنیک میں ایک

وَمَا آتَاكَ مِنَ الشَّرِّ أَشَدَّ

وَمَا لَیْسَ مِنْ جَلْبَابٍ مِنْهُمْ شَیْءٌ
لَهُمْ فِيهَا خَالِقٌ ذُو الْمُنَنِ
لَهُمْ فِيهَا زُجُجٌ خَالِصٌ
لَهُمْ فِيهَا نِسَارٌ خَالِصَةٌ

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجُلًا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

و ساسی است که در این کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

مكتبة خانة اعدكم كل ما لكم
من القوت يكونون بسواكم

نہیں اُن کو ایمان اللہ کا	دلورین ہے سب کے بھرا
مُراد اس سے وہ قوم کا رکھا	فرشتوں کو کہتے تھے دُختِ

اَفَاْمِنُوْا اِنْ تَاْتِيَهُمْ غَاسِقَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ

نہیں خوف انکو کہ اوے غذا خُدا کا کرے انکو باکل خراب

أَوْتَايْتَهُمُ السَّاعَةَ بَعَّةَ

و یا اینه آوے قیامت کا دن

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

قیامت کے آنے سے پہلے جزا

رہے غفلت سی یہاں پر خرا
اٹھایا چشم کا سریر عدا

قُلْ هَكَذَا سَبِيلِي

بہد کہہ لئے رہے میرا ہی جو اُس پر چلے شرک ہے بری

وہ اللہ ہے وحدہ لا شریک

بنین حکم سن کوئی کے خیل

ادْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ ۖ

کارون ہوں راہ خدایرمتین بکارتا ہوں راہ پیرمتین

سُخو گوش دل سی ارے ستم ذرا
سیان میں نہ جو کچھ کہ تم نہ سی کیا

بیان ہے میرا مثل ماہِ مینر
مگر چشمِ دل سی ہوتی ہے بصیر

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم

بنی اس لئے ہیں زحمتیں
ملک سے ملک اور شہر سے شہر
نہو کبک ہم آشیان کُلاع
کرے سوطح گرچہ وہ جستجو
نہ انسان کا ہو ملک یا رعایا
اسی واسطے سب بنی مینگی الناس
کہ دل میں لگے بات جہنم کی
نہ کرتا کوئی اُن کا کہنا قبول
ملک سے ہیں اوصاف میں خجیر
نہیں اس سے پوشیدہ کوئی
کوئی کام سے اُس کے ماہر نہیں

کہ ہو حال پہ لون کا اپنے عیا
کیا کس طرح ہم نے انکو خراب
کہ کس طور و سب ہو یا مال
تو کس طرح رسی ہم غوطے دے
دیا ہم نے سبکو شکنجے میں گھنچ

نہیں کرتے کفار یہ جہان
کہ کس طرح اُن پر ہوا عذاب
سُنو اُمین سی تم بھی بعض کا حال
جو منکر ہوا سب جہان نوح سے
نہ باقی جہا اُمین رہا کوئی بیچ

مقابل بی کسی کی طرف سے
کالا دماغوں کے ساتھ
نہ کف کے ساتھ
توان کا ہوا بد میں
فیض و الکف کان عاقبہ
الدين من قبله
کیسے کفر سے ان پر آیا و مال

رسولوں کے کہنے کو لائے جب
 ہو کہ ان کے طرح ان پر اتنی بلا
 کیا احمقوں نے نبی کا خلاف
 رسولوں کی تکذیب کا غضب
 وَلَئِنَّ الْأَخْيَرُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا

وَلَا تَسْأَلُوا عَنْ شَيْءٍ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا
يُخْبِرُكُمْ عَنْهُ فَانْصِتُوا
بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَأَنْتُمْ سَمِعُونَ
أَفَلَا تَتَّقُونَ
نَمْرُودَ بْنَ كَيْسٍ
بَطْلَانُ بْنُ كَيْسٍ
صَلَّى

نہری سلاکندہ قافی غلام علی دہلوی

انٹرنیٹ لائبریری

سر اہدایت اسمین صری بہرِ رحمتے اپنے جوہینِ مومنین بہرِ تفسیرِ یوسف ہونی تسمیہ نہ کچھ نہ شاعر کیا جنیال	بہرِ قرآنِ رحمتے اللہ کی مگر اس سے محروم ہیں کافرن کیا میں نے بھی اس کو بخت کہا اس میں جو کچھ لکھا تھا وہ حال
الہی میرا رخ سب دور کر سروست میں لکھی کتاب	مجھے نور سے اپنے معرور کر نہ کچھ نہ کرف کر اور غور کا تھا حساب

خدا اور محمد کا لیتا ہوں نام
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

خاتمہ

الحمد للہ کہ بہرِ تفسیرِ سورہ یوسف کہ احسن
القصص ہے تصنیفِ حکیم محمد اشرف صاحبِ متوطن قصبہ
کاندھلہ متصل دہلی کے بتاریخ ششم ماہ ذی
سہد ۱۲۹۹ ہجری کو حیرت ایا تفسیر ایدوا
برحمتِ عالم خفی و جلی سید محمد علی نے شہرِ ممبئی کے مطبع
محمد دی میں چھپوایا

یہ کتاب جو کہ سورہ یوسف
کا تفسیر ہے اس میں جو کچھ
لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور
اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ
سب سچ ہے اور اس میں جو
کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے
اور اس میں جو کچھ لکھا
ہے وہ سب سچ ہے اور اس
میں جو کچھ لکھا ہے وہ
سب سچ ہے اور اس میں جو
کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے

یہ کتاب جو کہ سورہ یوسف
کا تفسیر ہے اس میں جو کچھ
لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور
اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ
سب سچ ہے اور اس میں جو
کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے
اور اس میں جو کچھ لکھا
ہے وہ سب سچ ہے اور اس
میں جو کچھ لکھا ہے وہ
سب سچ ہے اور اس میں جو
کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے

یہ کتاب جو کہ سورہ یوسف
کا تفسیر ہے اس میں جو کچھ
لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور
اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ
سب سچ ہے اور اس میں جو
کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے
اور اس میں جو کچھ لکھا
ہے وہ سب سچ ہے اور اس
میں جو کچھ لکھا ہے وہ
سب سچ ہے اور اس میں جو
کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے



